ماہنامہ سیدھا راستہ

اگست 2020ء

seedharastah.com

مرکزی دفتر: **جامع مسجد نگینہ**

بلاک بی تھری گجرپورہ چائنہ سکیم، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی دُرستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اُردو
بیسیوں حوالہ جات سے مزّین، دورِ جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

بیادگار

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول،
امین علم لدنی، قطبِ جلی، نائب غوث الثقلین منظورِ نظر داتا گنج بخش
حضرت قبلہ علامہ مولانا
حاجی محمد یوسف علی نگینہ
(نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی)
قدس سرہٗ العزیز

مجمع انوار نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ
حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم
رحمہ اللہ تعالیٰ

مجمع انوار نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ
منیر احمد یوسفی
رحمہ اللہ تعالیٰ

مسلسل اشاعت کا اکتیسواں سال

بفیضانِ نظر
صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج
نیرِ شرافت، زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول
منیرِ اسلام
مُنیر احمد یوسفی علیہ الرحمۃ
(ایم۔اے)

رکن کونسل آف جرائد اہلسنّت پاکستان

بظلِ عنایت
مجمع انوار نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی
مجمع انوار نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی
سجادہ نشینان آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

سرپرستِ اعلیٰ
خادمِ دین اسلام
پیر بشیر احمد یوسفی زید مجدہ الکریم
0313-3333777

مدیرِ اعلیٰ
خادمِ دین اسلام
مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی ایم فل

مدیرِ معاون
مفتی محمد آصف یوسفی
علامہ سلیمان شفیق یوسفی

سرکولیشن کنٹرولرز
پیرِ طریقت شیخ فہد احمد یوسفی
حافظ ظفر یوسفی

مینیجنگ ایڈیٹر
رشید احمد جنجوعہ یوسفی (ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی)
محمد عثمان علی یوسفی

حُسنِ ترتیب

1	حمد باری تعالیٰ۔ منقبت۔	3
2	اداریہ۔	4
3	تفسیر یوسفی۔	7
4	داستان محبت۔	12
5	تین کی برکات۔	18
6	حضور پاک ﷺ کی اہل بیت رضی اللہ عنہم۔	23
7	شیر و شکر۔	28
8	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اہل بیت سے حسن سلوک۔	37
9	نوحہ اور ماتم۔	44

سالانہ ممبر شپ فیس (اندرون و بیرون ملک)

	روپے
الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2000
عرب امارات و سعودی عرب	2000
انگلینڈ	2000
کینیڈا، امریکہ	2500
پاکستان	450

زیرِ انتظام صاحبزادہ والا شان محمد ابو بکر صدیق یوسفی زمزمی و یوسفی برادران

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا
ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ''
480-C-1 گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور
متصل جامع مسجد محمد ابو بکر صدیق
0321-8868693

کمپوزرز و ڈیزائنر عظیم احمد یوسفی، محمد اعظم یوسفی، احسن علی

قیمت فی شمارہ 40 روپے

ڈرافٹ اور چیک کے لئے خلیل احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر PK13MEZN0002860102868150 میزان بینک لاہور

پبلشر حافظ خلیل احمد یوسفی نے حامد جمیل پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد نگینہ بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور سے شائع کیا

کمپوزنگ: ابو بکر کمپیوٹر سینٹر۔ 977-A بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور
0300-4274936

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com
ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com
http://www.nagina.tv

توحید و رسالت تے میرا اِیمان اے

از قلم: شیخِ طریقت حضرت مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

توحید و رسالت تے میرا اِیمان اے
نبی ﷺ دی شفاعت تے میرا اِیمان اے

نبی آپ ﷺ دے پچھوں پیدا نئیں ہونا
تے ختمِ نبوت تے میرا اِیمان اے

کتاباں تے رب دے فرشتے میں منّاں
جہنم تے جنت تے میرا اِیمان اے

ہے قُرآن سچی کتابِ اِلٰہی!
ہر آیت ' ہدایت تے میرا اِیمان اے

قرآن و حدیث تے اجماع و قیاس اے
اُصول اہلِ سُنّت تے میرا اِیمان اے

اِطاعت نبی ﷺ دی اے رب دی اِطاعت
اِماماں دی اِطاعت تے میرا اِیمان اے

ہے قُربانی واجب تے سُنّتِ خلیلی علیہ السلام
نبی ﷺ دی وضاحت تے میرا اِیمان اے

بوبکر و فاروق و عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم
چوہاں دی خلافت تے میرا اِیمان اے

روزے ، حج ، نمازاں ، زکوتاں تے کلمہ
قانونِ شریعت تے میرا اِیمان اے

شریعت طریقت دے حق سلسلے نے
مجاز و حقیقت تے میرا اِیمان اے

نبی سارے معصوم ہندے نیں **یوسف**
تے ہر اِک دی عِصمت تے میرا اِیمان اے

شہیدِ اعظم حضرت سیّدنا اِمام حسین رضی اللہ عنہ

از قلم: شیخِ طریقت حضرت مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

صبغۃ اللّٰہ توں وَدھ نئیں رنگ کوئی
آیا اَیہو پسند خدا نوں رنگ

اَیسے اپنے رنگ تھیں ربّ عزوجل سچے
دِتّا آپ پہلوں مصطفیٰ ﷺ نوں رنگ

اَیہو رنگ سی خونِ شبّیر اَندر
ایہو مِلیا سی آلِ عبا نوں رنگ

دے کے خون محمد ﷺ دے دوہترے نے
دِتّا چاہڑ دشتِ کربلا نوں رنگ

روضہ نانے دا ، امّاں دی قبر چھڈ کے
جا کے خون دے نال صحرا نوں رنگ

دے کے خون محمد دے دوہترے نے
دِتّا چاہڑ دشتِ کربلا نوں رنگ

اُودھر خواب سی آیا خلیل تائیں
بن کے کھُلا حسین تعبیر اِیدھر

آیت ذِبْحٍ عَظِيْمٌ دی آئی اُودھر
کردا پیا اے شبیر تفسیر اِیدھر

اُودھر چھُری نے وال نہ کٹیا سی
گلا اصغر دا چیر دے تیر اِیدھر

چھُری پُتر تے پھیر خلیل **یوسف**
بناں خونوں سی دِتا حنا نوں رنگ

دے کے خون محمد دے دوہترے نے
دِتّا چاہڑ دشتِ کربلا نوں رنگ

اداریہ

اِسلام آباد میں مندر کی تعمیر

پاکستان کے دارالحکومت اِسلام آباد میں ایک نئے مندر کی تعمیر کے اِفتتاح اور اُس کے لئے سرکاری فنڈز فراہم کئے جانے کی اِطلاعات پر ملک بھر میں اَہل ایمان کے جذبات شدید مجروح ہوئے ہیں۔ لوگوں میں ایک اِضطراب کی کیفیت پیدا ہونے کے علاوہ ایک بحث کا بھی آغاز ہوگیا ہے کہ بھارت میں ہندو نہ صرف مسلمانوں کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی کر رہے ہیں بلکہ اُن کو ظلم وستم کا تختۂ مشق بنائے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کا بھارت نے جینا حرام کر رکھا ہے' جبکہ ہماری حکومت سرکاری خزانہ سے خطیر رقم خرچ کر کے اِسلام آباد میں مندر تعمیر کر رہی ہے جو نہ صرف اِسلام کی روح کے خلاف ہے بلکہ ریاستِ مدینہ کی بھی توہین ہے۔

واضح ہو کہ پاکستان میں ہندوؤں کی کل آبادی کا 93 فیصد صوبہ سندھ میں آباد ہے جس کی پوجا پاٹ کے لئے وہاں تین سو کے لگ بھگ مندر موجود ہیں۔ نادرا کے تازہ ترین اَعداد و شمار کے مطابق اِسلام آباد میں ہندوؤں کی کل تعداد 275 ہے۔ (1998ء کے اَعداد و شمار کے مطابق اِسلام آباد میں 178 ہندو رہائش پذیر تھے۔ 1998ء سے اَب تک پاکستان کی آبادی میں 63 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اِس تناسب سے دیکھا جائے تو اِسلام آباد میں ہندوؤں کی تعداد تین سو سے زیادہ نہیں ہوگی)۔ آل پاکستان ہندو رائیٹس موومنٹ کے مطابق پاکستان میں اِس وقت 428 مندر موجود ہیں جن میں سے اِسلام آباد کے جڑواں شہر راولپنڈی میں 13 جبکہ اِسلام آباد مارگلہ ہلز کے علاقہ میں ایک ''سید پور مندر'' موجود ہے۔ چونکہ ہندوؤں میں اِجتماعی عبادت کا تصوّر موجود نہیں' لہٰذا اِن مندروں کی زیادہ تعداد مناسب دیکھ بھال اور پوجاری نہ ہونے کی وجہ سے غیر آباد اور بند پڑی ہے' اِن کی عمارتیں خستہ حالی کا شکار ہیں۔ اِس تناظر میں وہاں نئے مندر کی قطعاً ضرورت نہیں۔ لیکن اِس صورت حال کے باوجود اِسلام آباد میں نئے مندر کی تعمیر کا منصوبہ کیا مقصد رکھتا ہے؟ اِس پر غور وخوض کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ ہمارے سیاسی زعماء مندر کے حق میں اِس طرح دلائل دے رہے ہیں جیسے اِس میں اُن کی جان پھنسی ہوئی ہے۔

کہا جا رہا ہے کہ دُنیا کو پاکستان کا ''لبرل چہرہ'' دِکھانے کے لئے اِسلام آباد میں نئے مندر کی تعمیر ایک اچھا سیاسی فیصلہ ہے۔ گویا دُنیا کو پاکستان کا لبرل چہرہ دِکھانا مقصود اور ضروری ہے خواہ اُس کے لئے قرآن وحدیث کی تعلیمات کو ہی پسِ پشت ڈالنا پڑے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اِسلامی ریاست میں رہنے والے غیر مسلم' ریاست کی ''زیرِ حفاظت'' یعنی ذِمی ہوتے ہیں۔ انہیں ہر قسم کی معاشی' معاشرتی اور مذہبی آزادی دینا اور اُن کے حقوق کی حفاظت کرنا بھی اِسلامی ریاست کی ذِمہ داری ہے اور مسلمانوں کو اپنے ملک میں بسنے والے غیر مذاہب کے لوگوں کی عبادت میں خلل ڈالنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں' اَقلیتوں کے ساتھ حسن سلوک کا درس تو ہمیں خالق کائنات اور محسن اِنسانیت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا ہے' لیکن سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ''بُت پرستی'' بھی کوئی مذہب ہے؟ دیگر مذاہب اور بت پرستی میں بڑا فرق ہے۔ تاریخ کا اگر مطالعہ ہو تو فتح مکہ کے عظیم الشان موقع پر حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں رہنے والے یہودیوں کو اپنے عقیدے کے ساتھ رہنے کی اِجازت دیتے ہوئے دیگر غیر مسلموں کو تمام معاشی اور معاشرتی حقوق دیئے تھے لیکن بت پرستی پر کوئی سمجھوتہ یا رُو رعایت کا مظاہرہ نہ کرتے ہوئے اُس وقت کی

اِسلامی ریاست کے دارالحکومت سے تمام بتوں کا خاتمہ بھی کر دیا تھا۔ خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے (حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ) خانہ کعبہ سے 360 بتوں کو توڑتے ہوئے اِرشادِ مبارک فرمایا: ''حق آیا' باطل مٹ گیا' بے شک باطل مٹنا ہی ہے''۔ اِسلام کی روح ہمیشہ سے بت شکن رہی ہے۔ بڑی بڑی جنگیں بت شکنی اور اِسلام پرستی کے لئے لڑی گئیں۔ لیکن تعجب ہے کہ اِسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آنے والے ملک میں ریاستِ مدینہ کے دعویداروں کو کبھی کسی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کا خیال تو نہیں آیا اور نہ ہی کسی مسجد کی تعمیر کے لئے سرکاری خزانہ سے فنڈز جاری کئے ہیں' اَلبتہ مساجد کی تعمیر پر قدغنیں ضرور لگائی جاتی ہیں۔ لیکن دِین اِسلام کے بدترین دُشمن ہندوؤں کی خوشنودی اور بت پرستی کے فروغ کے لئے سرکاری خزانے سے کروڑوں کے فنڈز جاری کرنے کے درپے ہیں۔ اُنہوں نے بھارت میں بسنے والے مسلمانوں پر اِنتہاپسند ہندوغنڈوں کے اِنسانیت سوز مظالم اور عظیم تاریخی بابری مسجد کے اِنہدام کو بھی مدِّ نظر نہیں رکھا۔ کیا کبھی کسی بھارتی حکومت نے مسلمانوں کے ساتھ رواداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کی عبادت گاہ مسجد کے لئے فنڈز جاری کئے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

دِین صرف اِسلام:

اِسلام آباد میں ہندو مندر کی تعمیر کے معاملہ پر حزبِ اِقتدار اور حزبِ اِختلاف دونوں باہم متفق نظر آ رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کے اِس غلط اور غیر شرعی اَقدام کی مذمت کی بجائے اُس کی حمایت میں کفریہ کلمات تک منہ سے نکالنے میں عار محسوس نہیں ہو رہی۔ حزبِ اِختلاف کے سینئر سیاستدان اور رکن قومی اسمبلی (جناب خواجہ آصف صاحب) نے پارلیمنٹ میں مذہب اِسلام بارے ہرزہ سرائی کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''تمام مذاہب برابر ہیں' کسی مذہب کو کسی مذہب پر فوقیت حاصل نہیں''۔ وفاقی وزیر سائنس وٹیکنالوجی جس کو ہر معاملے میں ٹانگ پھنسانے کا بڑا شوق رہتا ہے' نے بھی خواجہ صاحب کے بیان کی تائید و حمایت کی ہے۔ ناعاقبت اَندیش ان سیاستدانوں کے غیر شرعی بیان سے اَہلِ اِیمان کی نہایت دِل آزاری ہوئی ہے۔ یہ بیان نہ صرف نظریۂ اِسلام' نظریۂ پاکستان اور اِسلامی تعلیمات کے خلاف ہے بلکہ قرآنی آیات سے اِنکار کے مترادف ہے۔ اِسلام کی ہر دِین پر فوقیت اور برتری پر یقین' وہ عقیدہ ہے جس کا دِل سے اِعتراف اور زبان سے اِقرار کے بغیر کوئی شخص مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔ قرآنِ کریم میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے: **اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْاِسْلَامُ** ''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ جلَّ شانہٗ) کے یہاں اِسلام ہی دِین ہے'' اِس تناظر میں موصوف کو اپنے اِیمان اور عقیدے پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے آقاؤں کو خوشنودی کے لئے تو یہ بیان شاید دُرست ہو گا لیکن بالآخر بارگاہِ اِلٰہی میں پیش ہونا ہے وہاں کیا منہ دِکھائیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے قلوب واَذہان کے فتور کو دور فرمائے۔ (آمین)

آیا صوفیہ مسجد کی بحالی

ترکی کے صدر نے عدالتی حکم کی تعمیل میں صدارتی حکم نامے کے ذریعے استنبول میں تاریخی اَہمیت کی حامل عمارت آیا صوفیہ دوبارہ مسجد میں تبدیل کر دیا ہے' جہاں سے اَب پھر شانِ کبریائی بیان ہو گئی۔ اِن شاء اللہ

قارئین! ترکی کے قدیمی اور تاریخی شہر قسطنطنیہ جس کو اَب استنبول کے نام سے جانا جاتا ہے' میں آیا صوفیہ کی عمارت عیسائیوں نے چرچ کے طور پر تعمیر کی تھی' اُس شہر کو 1453ء میں جب مسلم حکمران سلطان محمد فاتح نے فتح کیا تو اُس نے اُس چرچ کو مسجد میں تبدیل کرنے کا اِرادہ کیا اور اَیسا کرنے سے قبل اُس نے عیسائی راہبوں کو منہ مانگے درہم بطور معاوضہ اَدا کئے۔ اَزاں بعد یہ عمارت 500 سال تک بطور مسجد اِستعمال ہوتی رہی۔ پھر زوال کے بعد سلطنتِ عثمانیہ کے قاتلوں کے شریک ملزمان نے لادِین ذہنیت کے حامل مصطفیٰ کمال پاشا اتاترک کو ترکی کی مسندِ اِقتدار پر بٹھا دیا جس نے اپنے خبث باطن کے تحت آج سے 85 سے قبل 1934ء میں آیا صوفیہ کو مسجد کی بجائے عجائب گھر میں تبدیل کر دیا۔ تاریخی شاہکاروں کے ٹرسٹ اور ماحولیات انجمن کی جانب سے اتاترک کابینہ کے غلط فیصلے کے خلاف کونسل آف سٹیٹ میں مقدمہ دائر کیا گیا جس کی باقاعدہ سماعت کے بعد 10 جولائی کو فیصلہ سناتے ہوئے اُس فیصلے کو اِس وجہ سے کالعدم قرار دے دیا کہ آیا صوفیہ کی عمارت سلطان محمد فاتح ٹرسٹ کی زرخرید ملکیت ہے اور ٹرسٹ کی دستاویزات میں واضح طور پر تحریر ہے کہ آیا صوفیہ کی عمارت کو مسجد کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے اِستعمال نہیں کیا جاسکتا۔

ترک عدلیہ کا مبنی بر حقائق و اِنصاف فیصلہ اِسلام اور اَہل اِسلام کی عظیم فتح ہے۔ اِدارہ ''ماہنامہ سیدھا راستہ'' ترک عدلیہ اور صدر کو اِس جرأت مندانہ اَقدام کو سراہتے ہوئے خراجِ تحسین پیش کرتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کے صدقے ہمارے حکمرانوں کو بھی اَیسی قوتِ اِیمانی عطا فرمائے کہ وہ کفریہ اور غیر شرعی اَقدامات کے خلاف سینہ سپر ہوں۔ (آمین)

پروپرائیٹر: شہباز علی
مجھے دین اسلام سے پیار ہے۔
ماہنامہ سیدھا راستہ دستیاب ہے۔
0304-7863310

شہباز واشنگ مشین
اینڈ ریپیئرنگ سنٹر

ہمارے ہاں ہر قسم کی واشنگ مشین، ڈرائیر اور روم کولر، جوسر مشین، استری، پنکھے، سیف الماری دستیاب ہیں

ایڈریس: چاہ میراں روڈ کوٹ خواجہ سعید لاہور حسن، اسامہ، منیب
نیز پُرانی مشین دے کر نئی حاصل کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکہ: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی نیّرِ اوجِ شرافت زبدۃ العارفین منظورِ نظرِ داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

تفسیرِ یوسفی

خاکہ ثانی: صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی نیّرِ اوجِ شرافت زبدۃ العارفین حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: خادمِ دین اسلام خلیل احمد یوسفی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

(گذشتہ سے پیوستہ)

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا o ''اگر تم بچتے رہو گے اُن بڑے بڑے کاموں سے روکا گیا ہے تمہیں جن سے' تو ہم محو (ختم) کر دیں گے تمہارے (نامہ اَعمال) سے تمہاری برائیاں اور ہم داخل کریں گے تمہیں عزت کی جگہ میں''۔

حضرت سیّدنا ابوقتادہ عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ہمارے سامنے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا گیا' اُس میں تحریر تھا دو نمازوں کو عذر کے بغیر اکٹھے کرنا' **میدانِ جنگ سے بھاگ جانا** اور چغل خوری کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ 1

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سراج السالکین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا' گناہ کبیرہ کون سے ہیں؟ فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' **اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی رحمت سے مایوس ہونا** اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہونا۔ 2

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کا شریک ٹھہرانا' اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی رحمت سے مایوس ہونا اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہونا۔ 3

اَمیر المؤمنین خلیفہ چہارم حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے پوچھا گیا سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہونا' اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی رحمت سے مایوس ہونا اور رحمت سے نا اُمید ہونا۔ 4

حضرت سیّدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے **گناہ کبیرہ کا ذکر کیا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے ساتھ شرک کرنا'** یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے بھاگ جانا' پاک دامن عورت پر تہمت لگانا' والدین کی نافرمانی کرنا' جھوٹ بولنا' خیانت کرنا' جادو کرنا اور یتیم کا مال کھانا۔ سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس عمل کو کیا حیثیت دیتے ہو؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ آل عمران کی آیت مبارکہ نمبر 77 تلاوت فرمائی **اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا** 5

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: وصیت میں ورثاء کو نقصان پہنچانا گناہ کبیرہ ہے۔ اور ایک

---

1 مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 33691' ترمذی حدیث 1716' تفسیر طبری سورۃ الانفال آیت 15' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 18077' شرح السنۃ حدیث 2708' الترغیب والترہیب حدیث 4608۔ 2 مجمع الزوائد جلد 1 ص 294 حدیث 391 دار الفکر بیروت' تفسیر طبری سورۃ النساء آیت 31' روح البیان سورۃ ۔ 3 شعب الایمان حدیث 1018' تفسیر قرطبی سورۃ النسآء آیت نمبر 31' کنز العمال حدیث 4325۔ 4 شعب الایمان حدیث 1018' کنز العمال حدیث 4325۔ 5 ابن کثیر سورۃ النسآء آیت 31' درمنثور سورۃ النسآء آیت 31۔

حدیث شریف میں اِس طرح بھی آیا ہے کہ غلط وصیت کرنے والے کی ساٹھ سال کی عبادت ضائع ہو جاتی ہے۔ 6

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' گناہ کبیرہ یہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے ساتھ شرک کرنا' کسی اِنسان کو قتل کرنا' یتیم کا مال کھانا' پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا' میدان جنگ سے بھاگنا' ہجرت کر کے اپنے علاقوں میں بھاگ جانا' جادو کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' سود کھانا' **جماعت سے الگ ہونا اور خرید وفروخت کرنے کے بعد عقد کو توڑنا۔** 7

حضرت سیّدنا بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑا گناہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے ساتھ شرک کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' **زائد پانی نہ دینا اور نر جانور جُفتی کے لئے نہ دینا۔** 8 **ف جُفتی کی قیمت لینے کی اجازت نہیں۔**

حضرت سیّدنا بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: سب سے بڑا گناہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے ساتھ شرک کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' سیراب ہونے کی بعد زائد پانی روکنا جفتی کے لئے نر جانور نہ دینا مگر پیسے لے کر۔ 9

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: عورتوں سے جو عہد لیا گیا تھا وہ گناہ کبیرہ ہیں یعنی **یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ** o (الممتحنہ:12) ''اے (پیارے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ (عزوجل) کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اَولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اُٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو اُن سے بیعت لے لو اور اللہ (جل جلالہ) سے ان کی مغفرت چاہو بے شک اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) بخشنے والا مہربان ہے''۔

نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم زانی' چور اور شراب خور کے بارے میں بتاؤ تم کیا کہتے ہو لوگوں نے عرض کیا' اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اور اُس کے پیارے محبوب آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں فرمایا یہ سب فحش گناہ ہیں' اِن میں سزا ہے' کیا مَیں تمہیں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے ساتھ شرک کرنا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی **وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِیْمًا** (النسآء:48) والدین کی نافرمانی پھر یہ آیتِ مبارکہ پڑھی **اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ** (لقمان:14) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے فرمایا: اور جھوٹی بات۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے ہاں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ ایک کہے اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈر دُوسرا کہے مجھے یہ حکم دینے کی بجائے اپنا خیال کر۔ 10

حضرت سیّدنا سالم بن عبداللہ تمار رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے' فرماتے ہیں کہ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا

---

6 مصنف عبدالرزاق حدیث 17516' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 30933' ترمذی حدیث 2117' معجم الاوسط حدیث 8947' کنز العمال حدیث 46081۔ 7 درمنثور سورۃ النسآء آیت 31۔ 8 مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 21345' مسند احمد حدیث 6722' سنن ابن ماجہ حدیث 2478' مسند ابی یعلی موصلی حدیث 1817' صحیح ابن حبان حدیث 4953' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 11843' مجمع الزوائد حدیث 6606' کنز العمال حدیث 9101۔ 9 ایضاً۔ 10 تفسیر درمنثور سورۃ النسآء آیت 31۔

ابوبکر صدیق، امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور چند دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیّد عرب وعجم حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وِصال مبارک کے بعد سب سے بڑے گناہ کا ذکر کیا، اُن میں سے کسی کے پاس حتمی بات نہ تھی جس پر وہ بات ختم کرتے۔ تو انہوں نے مجھے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ مَیں اُن سے اِس بارے میں پوچھوں تو اُنہوں نے مجھے بتایا کہ سب سے بڑا گناہ شراب پینا ہے، مَیں ان کے پاس آیا انہیں بتایا تو انہوں نے یہ بات تسلیم نہ کی۔ سب تیزی سے اُس کی طرف آئے یہاں تک کہ اُس کے گھر پہنچے تو حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ شفیع اُمّت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے گفتگو کی تھی کہ بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ نے ایک آدمی کو پکڑا۔ بادشاہ نے اسے اِختیار دیا کہ وہ شراب پی لے، کسی اِنسان کو قتل کردے، بدکاری کرے، خنزیر کا گوشت کھالے یا اگر اِنکار کرے تو اسے قتل کردیا جائے، اس آدمی نے شراب پینے کو پسند کیا کیونکہ جب اُس نے شراب پی لی تو اُس نے جس چیز کا اِرادہ کیا اَب اُس سے رُکنے والا نہیں تھا۔ صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی شراب پیتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ چالیس دِنوں تک اُس کی نماز قبول نہیں فرماتا اور جو آدمی شراب پیتا ہے اُس کے اَندر شراب ہوتی ہے تو اُس پر جنت حرام کردی جاتی ہے۔ اگر وہ چالیس دنوں میں مرجائے تو وہ دَورِ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ 11

حضرت سیّدنا سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے اِرشاد مبارک فرمایا: کبائر وہ ہیں جن کی وجہ سے تمہارے اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے بندوں کے درمیان حق تلفیاں ہوں یا اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے حقوق تلف کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ تو بڑا ہے اس (کی رحمت) سے ہر چیز چھوٹی ہے وہ سب گناہ معاف فرمادے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا تھا: اے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے زیادہ سمانے والی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے خود اِرشاد مبارک فرمایا: وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ 12 ''میری رحمت میں ہر چیز کی سمائی ہے''۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ مفسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے پاس تین رجسٹر ہیں۔ (1) ایک رجسٹر (کے اَندر درج شدہ لغزشوں) کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کو پرواہ نہیں۔ (2) دوسرے رجسٹر (کے اندر درج شدہ گناہوں) میں سے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کچھ نہیں چھوڑے گا۔ اور (3) تیسرے دیوان (کے مندرجات) کو اللہ تبارک وتعالیٰ نہیں بخشے گا۔ ناقابل معافی رجسٹر تو شرک کا (رجسٹر) ہے اور جس رجسٹر کی اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کو پرواہ نہیں وہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی حق تلفیوں کا رجسٹر ہے جیسے روزہ نہ رکھنا، نماز ترک کرنا، اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ جس کو چاہے گا معاف فرمادے گا اور درگزر فرمائے گا اور جس رجسٹر میں سے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کچھ بھی ترک نہیں کرے گا وہ بندوں کی باہمی حق تلفیوں کا رجسٹر ہے لامحالہ بدلہ دینا ہوگا (اگر بندہ خود اپنا حق معاف کردے تو خیر) 13

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، (رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: بہت بڑے کبیرہ گناہوں میں سے اپنے ماں باپ کو گالی دینا ہے، کسی نے کہا اپنے والدین کو کس طرح گالی دی جاسکتی ہے (اِمام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: آدمی کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے پھر وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے

11 تفسیر درمنثور سورۃ النسآء آیت 31۔ 12 تفسیر مظہری سورۃ النسآء آیت نمبر 31۔ 13 تفسیر ابن ابی حاتم جز 3 جلد 11 ص 296، تفسیر مظہری سورۃ النسآء آیت 31، ابن کثیر سورۃ النسآء آیت نمبر 48، درمنثور سورۃ النسآء آیت 48۔

آدمی کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ف اَب جبکہ حالات اَیسے ہیں لوگ ماں باپ کو گالی بھی دیتے ہیں اور قتل بھی کر دیتے ہیں۔ 14

حضرت سیّدنا بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' (سرورِکون ومکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مقدس فرمایا: میں تم کو تین اَکْبَرُ الْکَبَائِر نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ضرور بتایئے۔فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ' کا شریک بنانا اور والدین کی نافرمانی کرنا' (سیّد الثقلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمانے کے وقت تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے اور فرمایا: سن لو اور جھوٹ بولنا سن لو اور جھوٹ کہنا سن لو اور جھوٹی بات کہنا۔ (نبی الحرمین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل یہ اَلفاظ اِتنی بار مکرر سے مکرر فرماتے رہے کہ ہمارا خیال ہوا کہ اَب (نبی قبلتین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوجائیں (کیونکہ ہم پورے طور پر سمجھ چکے تھے)۔ 15

فائدہ: سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوت کے ساتھ جھوٹ بولنے پر جو تہدید کی اس کی وجہ یہ تھی کہ جھوٹ بہت سے کبائر کو شامل ہے' شرک باللہ جھوٹی شہادت جھوٹی قسم' تہمتِ زنا' جھوٹا دعویٰ' قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دروغ بندی (یہ سب جھوٹ کے اَقسام ہیں) صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: جو شخص قصداً مجھ پر دروغ بندی کرے اُس کو اپنا ٹھکانا دوزخ میں کر لینا چاہئے۔غیبت زنا سے بھی سخت ہے۔چغلی (بھی جھوٹ کی قسم ہے) بدترین بندگانِ خدا وہ لوگ ہیں جو چغلیاں کھاتے پھرتے ہیں۔ 16

کبیرہ کا تیسرا درجہ وہ ہے جس کا تعلق (خالص) اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ' کے حق سے ہے جیسے زنا اور شراب خوری۔ابن ابی حاتم نے لکھا کہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے شراب کے متعلق پوچھا گیا' فرمایا: جب مَیں نے سرورِکون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس کے متعلق دریافت کیا تو حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تین گناہ کبیرہ اور فواحش کا سرچشمہ ہے جو شراب پی لیتا ہے وہ نماز بھی چھوڑ دیتا ہے اور (کبھی) اپنی ماں' پھوپھی اور خالہ پر بھی جا پڑتا ہے۔ 17 محرمات کے قریب جانا شراب کا نتیجہ ہے۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' (رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا: جب زانی زنا کرتا ہے تو مؤمن ہونے کی حالت میں نہیں کرتا اور نہ چور مؤمن ہونے کی حالت میں چوری کرتا ہے اور نہ مؤمن ہونے کی حالت میں شرابی شراب پیتا ہے اور نہ لٹیرا بحالت اِیمان لوگوں کا مال لوٹتا ہے کہ لوگ اُس کو لوٹتے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں (اور انتہائی پاس کی حالت میں اپنے مال کو بچا نہ سکیں) اور تم میں سے کوئی بحالت ایمان مالِ غنیمت میں خیانت نہیں کرتا۔پس اِن باتوں سے بچو' پرہیز رکھو۔ 18 اِس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ کام کر رہا ہوتا ہے تو اِیمان اُس بندہ سے اُتنی دیر جُدا رہتا ہے۔

حضرت سیّدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو گالی دینا بھی گناہ کبیرہ ہے۔ 19 اور یہ گناہ کبیرہ کا دروازہ ہے جو جہنم میں کھلتا ہے۔

حضرت اِمام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول منقول ہے گناہ کبیرہ یہ ہے کہ ایک آدمی بُرا عمل کرے پھر اُسے حقیر جانے۔ 20

---

14 تفسیر مظہری سورۃ النسآء آیت 31۔ 15 تفسیر مظہری سورۃ النسآء آیت 31۔ 16 تفسیر مظہری سورۃ النسآء آیت 31۔ 17 تفسیر مظہری سورۃ النسآء آیت 31۔ 18 تفسیر مظہری سورۃ النسآء آیت 31۔ 19 تفسیر درمنثور سورۃ النسآء آیت 31۔ 20 تفسیر درمنثور سورۃ النسآء آیت 31۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: گناہ کبیرہ اِستغفار کی صورت میں گناہ کبیرہ نہیں رہتا اور گناہ صغیرہ اصرار کی صورت میں گناہ صغیرہ نہیں رہتا بلکہ کبیرہ بن جاتا ہے۔ 21

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ روایت ہے' فرماتے ہیں: گناہ کبیرہ یہ ہیں (1) اللہ تبارک تعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ کے ساتھ شرک کرنا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ اِرشاد فرماتا ہے: **لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ** 22۔ (2) اللہ تبارک وتعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف ہونا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ اِرشاد فرماتا ہے: **فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ** 23۔ (3) والدین کی نافرمانی کرنا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ نے نافرمان کو جابر نافرمان قرار دیا ہے۔ (4) ناحق کسی اِنسان کو قتل کرنا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ فرماتا ہے: **فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ** 24۔ (5) پاک دامن عورت پر تہمت لگانا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ اِرشاد فرماتا ہے: **لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ص وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ** 25۔ (6) یتیم کا مال کھانا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ کا اِرشاد ہے: **اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ط وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا** 26۔ (7) میدانِ جنگ سے بھاگنا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ اِرشاد فرماتا ہے: **وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗ** 27۔ (8) سود کھانا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ اِرشاد فرماتا ہے: **اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ** 28۔ (9) جادو کرنا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ کا اِرشاد ہے: **وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ** 29۔ (10) بدکاری کرنا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ اِرشاد فرماتا ہے: **يَلْقَ اَثَامًا** 30۔ (11) جھوٹی قسم اُٹھانا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ اِرشاد فرماتا ہے: **اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ** 31۔ (12) خیانت کرنا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ اِرشاد فرماتا ہے: **وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ** 32۔ (13) زکوٰۃ اَدا نہ کرنا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ اِرشاد فرماتا ہے: **فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ** 33۔ (14) جھوٹی گواہی دینا' شہادت چھپانا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ نے اِرشاد فرمایا ہے: **وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ** 34۔ (15) شراب پینا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ نے بتوں کو اس کے ہم پلہ رکھا ہے۔ (16) جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینا۔ کیونکہ صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی تو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ اور اُس کے پیارے محبوب آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ سے بری ہوگیا۔ (17) وعدہ توڑنا اور رشتہ داری ختم کرنا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ اِرشاد فرماتا ہے: **لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ** 35

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے گناہِ کبیرہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا سورۃ النسآء کے آغاز سے لے کر اکتیس نمبر آیت مبارکہ تک تمام چیزیں مذکور ہیں جو اِس میں شامل ہیں۔ 36

مجھے دین اِسلام سے پیار ہے

21 تفسیر در منثور سورۃ النسآء آیت 31۔ 22 یوسف: 87۔ 23 الاعراف: 99۔ 24 النسآء: 93۔ 25 النور: 23۔ 26 النسآء: 10۔ 27 الانفال: 16۔ 28 البقرۃ: 275۔ 29 البقرۃ: 102۔ 30 الفرقان: 68۔ 31 آل عمران: 77۔ 32 آل عمران: 161۔ 33 التوبۃ: 35۔ 34 البقرۃ: 283۔ 35 الرعد: 25۔ معجم کبیر جلد 12 ص 252 حدیث 13023 مکتبۃ العلوم والحکم بغداد۔ 36 تفسیر طبری جلد 5 ص 47۔

داستانِ محبت

ازقلم: پیرطریقت، رہبرشریعت، صوفی باصفا حضرت علامہ **منیر احمد یوسفی** رحمۃ اللہ علیہ

محبت کرنے والی اور بچے جننے والی عورت سے شادی کرو:

حضرت سیّدنا معقل بن یسار (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''(خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اُس نے عرض کیا، مجھے ایک عورت ملی ہے جو اَچھے خاندان والی ہے، خوبصورت ہے لیکن اُس سے یعنی اُس کے خاندان سے اَولاد نہیں ہوتی تو کیا مَیں اُس سے شادی کرلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، پھر وہ آپ ﷺ کے پاس دوسری بار آیا تو بھی آپ ﷺ نے اُس کو منع فرمایا، پھر تیسری بار آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا خوب محبت کرنے والی اور خوب جننے والی عورت سے شادی کرو، کیونکہ (بروزِ قیامت) میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری اُمتوں پر فخر کروں گا''۔ 1

چڑیا کی اپنے بچوں سے محبت:

اہلِ شام میں سے ایک شخص نے روایت کی ہے: ''میں اپنے ملک میں تھا کہ یکایک ہمارے لئے جھنڈے اور پرچم لہرائے گئے تو میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کا پرچم ہے، تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ ایک درخت کے نیچے ایک (نورانی) کمبل (مبارک) پر جو آپ ﷺ کے لئے بچھایا گیا تھا تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے اِردگرد آپ ﷺ کے اَصحاب اِکٹھے تھے میں بھی جا کر اُنہی میں بیٹھ گیا، پھر (سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے بیماریوں کا ذکر فرمایا۔ جب مومن بیمار پڑتا ہے پھر اللہ (جل جلالہ) اُس کو اُس کی بیماری سے عافیت بخشتا ہے تو وہ بیماری اُس کے پچھلے گناہوں کا کفّارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لئے نصیحت، اور جب منافق بیمار پڑتا ہے پھر اُسے عافیت دے دی جاتی ہے تو وہ اُس اُونٹ کی مانند ہے جسے اُس کے مالک نے باندھ رکھا ہو پھر اُسے چھوڑ دیا ہو اُسے یہ نہیں معلوم کہ اُسے کس لئے باندھا گیا اور کیوں چھوڑ دیا گیا۔ آپ ﷺ کے اِردگرد موجود لوگوں میں سے ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! بیماریاں کیا ہیں؟ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی قسم! میں کبھی بیمار نہیں ہوا تو (حبیبِ کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اُٹھ جاؤ، تم ہم میں سے نہیں ہو۔ (حضرت سیّدنا) عامر (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں، ہم لوگ بیٹھے ہی تھے کہ ایک کمبل پوش شخص آیا جس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس پر کمبل لپیٹے ہوئے تھا، اُس نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی طرف آ نکلا، راستے میں درختوں کا ایک جھنڈ دیکھا اور وہاں چڑیا کے بچوں کی آواز سنی تو اُنہیں پکڑ کر اپنے کمبل میں رکھ لیا، اِتنے میں اُن بچوں کی ماں آ گئی اور وہ میرے سر پر منڈلانے لگی، میں نے اُس کے لئے اُن بچوں سے کمبل ہٹا دیا تو وہ بھی اُن بچوں پر آ گری، میں نے اُن سب کو اپنے کمبل میں لپیٹ لیا اور وہ سب میرے ساتھ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اِن کو یہاں رکھو، میں نے اُنہیں رکھ دیا، لیکن ماں نے اپنے بچوں کا ساتھ نہیں چھوڑا، تب (رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اپنے اَصحاب (رضی اللہ عنہم) سے فرمایا: کیا تم اِس چڑیا کی اپنے بچوں کے ساتھ محبت کرنے پر تعجب کرتے ہو؟ صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا، جی ہاں! یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے، اللہ (عزوجل) اپنے

---

1 ابوداؤد حدیث 2050، نسائی حدیث 3227، ابن ماجہ حدیث 1846، مستدرک حاکم جلد2 حدیث 162، مجمع الزوائد جلد4 ص252، صحیح ابن حبان حدیث 1229-1228، الترغیب والترہیب جلد3 ص46، قرطبی جلد2 جز4 حدیث 73، جلد5 جز9 حدیث 328، مشکوٰۃ حدیث 3091 مختصراً، شرح السنۃ جلد5 ص13، مرقاۃ جلد6 ص247 مختصراً۔ 3 ابوداؤد حدیث 3089، الترغیب والترہیب جلد4 ص294، مشکوٰہ حدیث 1571 (مختصراً)، حدیث 2377 (مفصلاً)، مرقاۃ جلد4 ص40، جلد5 ص284، شرح السنۃ جلد3 ص192، کنزالعمال حدیث 6686۔

بندوں سے اِس سے کہیں زیادہ محبت رکھتا ہے جتنی یہ چڑیا اپنے بچوں سے رکھتی ہے، تم اِنہیں اِن کی ماں کے ساتھ لے جاؤ اور وہیں چھوڑ آؤ جہاں سے اِنہیں لائے ہو تو وہ شخص اُنہیں واپس چھوڑ آیا''۔ 2

وصال شدہ والد گرامی کے دوستوں سے محبت:

(1) حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''اُن کو مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک دیہاتی شخص ملا، (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے اُن کو سلام کیا اور جس دراز گوش پر خود سوار ہوتے تھے اُس پر اُسے بھی سوار کرلیا اور اپنے سر پر جو عمامہ تھا وہ اُتار کر اُس کے حوالے کر دیا۔ (حضرت) ابنِ دینار (رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا ہم نے اُن سے عرض کیا، اللہ (عزوجل) آپ کو ہر نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ دیہاتی لوگ تھوڑے دیئے پر راضی ہو جاتے ہیں۔ تو (حضرت سیّدنا عبداللہ (بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے فرمایا: اِس شخص کے والدِ گرامی (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے محبوب دوست تھے اور میں نے (خاتم النبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے والدین کے ساتھ بہترین سلوک اُن لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہے جن کے ساتھ اُس کے والدِ گرامی کو محبت تھی''۔ 3

(2) حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِيْهِ** 4 ''اپنے والدِ محترم کے ساتھ سب سے بڑا نیک سلوک یہ ہے کہ اِنسان اُس شخص سے بھی بہت اَچھا سلوک کرے جس کے ساتھ اُس کے والدِ محترم کا محبت کا رشتہ تھا''۔

(3) حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''وہ مکہ مکرمہ کے لئے نکلتے تو جب اُونٹ کی سواری سے تھک جاتے تو اُن کا دراز گوش (ساتھ ہوتا) تھا جس پر وہ سہولت کے لئے سواری کرتے اور ایک عمامہ (ہوتا) تھا جو اپنے سر پر باندھتے تھے۔ تو اَیسا ہوا کہ ایک دن وہ اُس دراز گوش پر سوار تھے کہ ایک دیہاتی اُن کے قریب سے گزرا، اُنہوں نے اُس سے کہا: تم فلاں بن فلاں کے بیٹے نہیں ہو؟ اُس نے کہا، کیوں نہیں (اُسی کا بیٹا ہوں) تو اُنہوں نے دراز گوش اُس کو دے دیا اور کہا، اِس پر سوار ہو جاؤ اور عمامہ (بھی) اُسے دے کر کہا اِسے سر پر باندھ لو تو اُن کے کسی ساتھی نے اُن سے کہا، اللہ (جل جلالہ) آپ کی مغفرت فرمائے۔ آپ نے اِس دیہاتی کو وہ دراز گوش بھی دے دیا جس پر آپ سہولت (تھکان اُتارنے) کے لئے سواری کرتے تھے اور عمامہ بھی دے دیا جو اپنے سر پر باندھتے تھے۔ اُنہوں نے فرمایا: میں نے (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے والدین کے ساتھ بہترین سلوک میں سے یہ (بھی) ہے کہ جب والدِ محترم رخصت ہو جائیں تو اُن کے ساتھ محبت کا رشتہ رکھنے والے آدمی کے ساتھ اَچھا سلوک کرے۔ (حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا) اِس کے والدِ (محترم میرے والدِ گرامی اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (بن خطاب رضی اللہ عنہ) کے دوست تھے''۔ 5

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کے لئے محبت کرنے والے:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حبیبِ کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) قیامت کے دن فرمائے گا میرے جلال کی بنا پر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں اُنہیں اپنے سائے میں رکھوں گا، آج کے دن جب میرے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہیں (مراد ہے عرشِ الٰہی کا سایہ)''۔ 6

3 صحیح مسلم حدیث 6513، ترمذی حدیث 1903، الادب المفرد حدیث 41، ابوداؤد حدیث 5143، الترغیب والترہیب جلد 3 ص 323، مسند احمد جلد 2 ص 92-88۔ 4 صحیح مسلم حدیث 6514، مسند احمد جلد 2 ص 97، کنز العمال حدیث 45462۔ 5 صحیح مسلم حدیث 6515۔ 6 صحیح مسلم حدیث 6548، مسند احمد جلد 2 ص 535-370-237، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 10 ص 233، دارمی جلد 2 ص 313، کنز العمال حدیث 24655، الترغیب والترہیب جلد 4 ص 15، شرح السنۃ جلد 6 ص 455

اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل کی رضا کے لئے محبت:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے گیا جو دوسری بستی میں تھا' اللہ (عزوجل) نے اُس کے راستے پر ایک فرشتے کو اُس کی نگرانی (یا اِنتظار) کے لئے مقرر فرما دیا۔ جب وہ شخص اُس (فرشتے) کے سامنے آیا تو اُس نے کہا' کہاں جانا چاہتے ہو؟ اُس نے کہا میں اپنے ایک بھائی کے پاس جانا چاہتا ہوں جو اُس بستی میں ہے۔ اُس نے پوچھا کیا تمہارا اُس پر کوئی اِحسان ہے جسے مکمل کرنا چاہتے ہو؟ اُس نے کہا نہیں' بس مجھے اُس کے ساتھ صرف اللہ (جل جلالہ) کی خاطر محبت ہے۔ اُس نے کہا تو میں اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) ہی کی طرف سے تمہارے پاس بھیجا جانے والا قاصد ہوں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) کو بھی تمہارے ساتھ اُسی طرح محبت ہے جس طرح اُس کی خاطر تم نے اُس (بھائی) سے محبت کی ہے''۔ 7

اِیمان والوں کی آپس کی محبت:

حضرت سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبیٔ رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اِیمان والوں کی ایک دوسرے سے محبت' ایک دوسرے کے ساتھ رحم دِلی اور ایک دوسرے کی طرف اِلتفات وتعاون کی مثال ایک جسم کی طرح ہے' جب اُس کے ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو باقی سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے''۔ 8

اللہ عزوجل کی محبت حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے:

حضرت سیّدنا ابوصالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''ہم عرفہ میں تھے کہ (حضرت سیّدنا) عمر بن عبدالعزیز (رضی اللہ عنہ) کا وہاں سے گذر ہوا اور وہ حج کے اَمیر تھے' لوگ کھڑے ہو کر اُنہیں دیکھنے لگے' میں نے اپنے والدِ گرامی سے عرض کیا' اَبّا جان! میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز (رضی اللہ عنہ) سے محبت فرماتا ہے' اُنہوں نے پوچھا اِس کا کیا سبب ہے؟ میں نے عرض کیا' اِس لئے کہ لوگوں کے دِلوں میں اُن کی محبت پائی جاتی ہے' اُنہوں (یعنی ابوصالح کے والدِ محترم) نے کہا' تیرا باپ تجھ پر قربان ہو! میں نے (حضرت سیّدنا) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنی ہے''۔ 9

اللہ جل جلالہ اور اُس کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت:

(1) حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک اَعرابی نے سیّدِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' قیامت کب آئے گی؟ خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: **مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ** 10 ''تم نے اُس کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ اُس نے عرض کیا' اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) اور اُس کے (پیارے محبوب) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم کو محبت ہے''۔

(2) حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' قیامت کب قائم ہوگی؟ راحۃ العاشقین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **وَمَا اَعْدَدْتَّ لَهَا فَلَمْ يَذْكُرْ كَبِيْرًا قَالَ وَلٰكِنِّىْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ** 11

اُس نے زیادہ چیزوں کا ذکر نہیں کیا' (چند ایک کاموں کا ذکر کر سکا) اُس نے عرض کیا اور لیکن میں اللہ (عزوجل) اور اُس کے

---

7 صحیح مسلم حدیث 6549' مسند احمد جلد 2 ص 462' الترغیب والترہیب جلد 3 ص 363' مشکوٰۃ حدیث 5007' مرقاۃ جلد 9 ص 211۔ 8 صحیح مسلم حدیث 6586' شرح السنۃ جلد 6 ص 453 حدیث 3353۔ 9 صحیح مسلم حدیث 6707۔ 10 صحیح مسلم حدیث 6710-6711-6713۔ 11 صحیح مسلم حدیث 6711' ترمذی حدیث 2385۔

(پیارے محبوب) رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اُس کے ساتھ ہو گے جس سے تمہیں محبت ہے''۔

(3) حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''ایک شخص (شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! قیامت کب ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اُس کے لئے کیا تیار کیا ہے؟ اُس نے عرض کیا، اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) اور اُس کے (پیارے محبوب) رسول ﷺ کی محبت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اُسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم کو محبت ہوگی۔ (حضرت سیّدنا) انس (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا، اِسلام قبول کرنے کے بعد ہمیں (قائد المرسلین حضور سیّدنا) نبی اللہ ﷺ کے اِس اِرشادِ مبارک سے بڑھ کر اور کسی بات سے اِتنی خوشی نہیں ہوئی، تم اُس کے ساتھ ہو گے جس سے تم کو محبت ہوگی۔ (حضرت سیّدنا) انس (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا، مَیں اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ) اور اُس کے (پیارے اور محبوب) رسول ﷺ اور (خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا) ابوبکر اور (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے محبت کرتا ہوں اور مجھے اُمید ہے کہ میں اِن کے ساتھ ہوں گا، ہرچند کہ میں نے اِن کی طرح عمل نہیں کیئے''۔ 12

(4) حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک بار جب میں اور (قائد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے تو مسجد کی چوکھٹ کے پاس ہماری ایک شخص سے ملاقات ہوئی، اُس نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! قیامت کب آنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اُس کے لئے کیا تیار کیا ہے؟ تو جیسے وہ ٹھٹھک گیا، پھر اُس نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میں نے اُس کے لئے بہت زیادہ نمازیں، بہت زیادہ روزے اور بہت زیادہ صدقات تو تیار نہیں کیئے، لیکن میں اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) اور اُس کے (پیارے محبوب) رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اُسی کے ساتھ ہو گے جس سے تمہیں محبت ہوگی''۔ 13

پیدائش، اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل کی محبت میں:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت (اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ پر اِیمان اور اَچھائی کی محبت) پر پیدا ہوتا ہے، پھر اُس کے والدین اُس کو یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں، جیسے ایک جانور (کی ماں) کامل الاعضاء جانور (بچے) کو جنم دیتی ہے، کیا تمہیں اُن میں کوئی عضو کٹا ہوا جانور نظر آتا ہے؟ پھر (حضرت سیّدنا) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے تم چاہو تو یہ آیتِ مبارکہ پڑھ لو۔ یہی اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ) کی (عطا کردہ) فطرت ہے، جس پر اُس نے لوگوں کی تخلیق فرمائی، اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) کی تخلیق میں ردوبدل نہیں ہوتا''۔ 14

سرکارِ کائنات ﷺ کی محبت:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِی لِی حُبًّا نَاسٌ یَکُونُونَ بَعْدِی یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ رَآنِی بِاَھْلِہٖ وَمَالِہٖ 15 ''میری اُمّت میں میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرنے والوں میں وہ لوگ (بھی) ہیں جو میرے بعد ہوں گے، اُن میں سے (ہر) ایک یہ چاہتا ہوگا کہ کاش! اپنے اہل وعیال اور مال کی قربانی دے کر مجھے دیکھ لے''۔

مجھے دینِ اِسلام پیارا ہے

12 صحیح مسلم حدیث 6713، مسند احمد جلد 3 ص 104، مصنف عبدالرزاق حدیث 20317، شرح السنۃ جلد 6 ص 463-464-465، بخاری حدیث 6167-6171۔ 13 صحیح مسلم حدیث 6715۔ 14 صحیح مسلم حدیث 6755، شرح السنۃ جلد 1 ص 151، بخاری حدیث 1358، مشکوٰۃ حدیث 90، مرقاۃ جلد 1 ص 261، قرطبی جلد 4 جز 7 حدیث 239، جلد 7 جز 14 حدیث 24، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 6 ص 202-203۔ 15 صحیح مسلم حدیث 7145، شرح السنۃ جلد 7 ص 162۔

اپنے پیاروں کے ایصالِ ثواب کے لئے اِس کارِ خیر میں حصہ لیں

فلاحِ انسانیت کیلئے 2 عدد نئی ایمبولینس درکار ہیں

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب وانجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب 1992ء سے عوام الناس کی فلاح و بہبود اور تبلیغ دین کی اشاعت میں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اسی سلسلے میں ادارے نے عوام کی سہولت کے لئے ایمبولینس سروس کا بھی آغاز کیا ہوا ہے۔

پہلے سے چلنے والی 2 عدد ایمبولینس اب قابل استعمال نہیں رہی۔

لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے 2 عدد نئی ایمبولینس لاہور اور حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کے لئے درکار ہیں

اُمید ہے آپ حسبِ سابق محبت اور خصوصی شفقت کو برقرار رکھتے ہوئے نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب اور انجمن اِشاعت دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں گے

خیراندیش بشیر احمد یوسفی عفی عنہ مینیجنگ ڈائریکٹر نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب **0313-3333777**

انجمن اکاؤنٹ نمبر: یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اشاعتِ دین اسلام

050901014603 برانچ شادباغ لاہور

بیرون ملک سے آن لائن عطیات بھیجنے والے احباب اسٹینڈرڈ چارٹر بینک کے اس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں

PK11MEZN0002860103073535

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعتِ دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

ہیڈ آفس جامع مسجد نگینہ A-977' بلاک B-III گجرپورہ چائنہ سکیم لاہور **042-36880027-28**

دواخانہ پیغام صحت

پیغامِ صحت کا پیغام

تندرست معدہ تندرست انسان

جسمانی وروحانی بیماریوں کی علاج گاہ

اگر آپ علاج کروا کروا کر تنگ آ چکے ہیں

اگر آپ کا مرض کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا

اگر آپ مہنگا ترین علاج کروانے سے قاصر ہیں

تو آج ہی پیغامِ صحت دواخانہ پر تشریف لائیں

حکیم **مزمل حسین عارف**

F.T.J B.A اسلامک سٹڈیز

0300-8160837

0345-4767985

شیڈول

اتوار	جلو موڑ باٹا پور لاہور	بازار ڈوگرائے کلاں نزد مرکزی جامع مسجد لاثانی
بروز ہفتہ	سیالکوٹ	اگوگی موڑ، وزیر آباد روڈ، اگوگی، سیالکوٹ
بدھ	لالہ موسیٰ	مین جی ٹی روڈ بالمقابل سبزی منڈی نزد پنجاب بینک
جمعۃ المبارک	مریدکے	دواخانہ پیغام صحت پرانا رنگ روڈ لطیف پارک نزد جامع مسجد غوثیہ احمد دین والی

وقت صبح 10 تا نمازِ مغرب

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں

معدہ کے امراض، جگر کے امراض، گردہ ومثانہ کے امراض، مردانہ وزنانہ پوشیدہ امراض، جوڑوں کا درد، بے اولادی، اُٹھرا، طبِّ اسلامی کے مطابق الحمدللہ شافی علاج کیا جاتا ہے

ماحول دوست
Keep your Environment Clean, Safe & Healthy
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable BATTERY
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5.4
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5-6
6V5Ah/20HR
WIN Power Pack
BATTERY
12MF 3
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
12MF9
For Your Every Power Requirement.

تین کی برکات

ازقلم: پیرطریقت، رہبرشریعت، صوفی باصفا، حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب: خلیل احمد یوسفی (ایم۔فل)

پانی تین گھونٹ میں:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّدالکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اُونٹ کی طرح ایک ہی گھونٹ میں نہ پیو بلکہ دو اور تین گھونٹوں میں پیو اور جب تم پیو تو اللہ (عزوجل) کا نام لو اور جب تم برتن منہ سے ہٹاؤ تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو''۔1

تین کے برابر ریشم پہننے کی اِجازت:

(اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (بن خطاب رضی اللہ عنہ) نے (شام کے شہر) جابیہ کے مقام پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا (سیّد العالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین یا چار اُنگلیوں کے بقدر ریشم پہننے کی اِجازت دی ہے''۔2

نوٹ:۔ فقہائے کرام کے نزدیک احادیث مبارکہ کے کثیر خزانہ سے یہ مضمون ملتا ہے جس کپڑے کا تانا بانا دونوں ریشم کے ہوں وہ ناجائز ہے کیونکہ وہ خالص ریشم ہے۔

ازار ٹخنوں سے اوپر رکھنا، تین بار فرمایا:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مومن کا اِزار اُس کی نصف پنڈلی تک ہونا چاہیے اور اگر وہ نصف پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان ہو تو بھی اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو اُس سے نیچے ہو تو وہ آگ میں (لے جاتا) ہے۔ آپ ﷺ نے یہ تین بار فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) روزِ قیامت اُس شخص کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا جو تکبر کے طور پر اپنا ازار گھسیٹتا ہے''۔3

تین درہم کا کپڑا:

حضرت ابومطر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''(اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) نے تین درہم میں ایک کپڑا خریدا، جب اُنہوں نے اسے پہنا تو یوں کہا، ہر قسم کی تعریف اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) کے لئے ہے جس نے مجھے لباس عطا کیا جس کے ذریعے میں لوگوں میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں اور اُس کے ذریعے اپنا ستر ڈھانپتا ہوں، پھر اُنہوں نے کہا، میں نے (اِمام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو اُسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے''۔4

نورانی انگوٹھی مبارک کا نقش تین سطروں میں:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''(قائد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کے نام خط لکھنے کا اِرادہ فرمایا تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ وہ صرف مہر لگا ہوا خط ہی وصول کرتے ہیں، تب (سیّد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے چاندی کے حلقے کی انگوٹھی بنوائی، اُس میں محمد رسول اللہ نقش کیا گیا۔ اور بخاری کی روایت میں ہے: اَنگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا، محمد ایک سطر میں، رسول ایک سطر میں اور اللہ ایک سطر میں تھا''۔5

آلِ جعفر تین دن سوگ میں رہے:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے

1 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4278، ترمذی حدیث نمبر 1885، مرقاۃ جلد8 ص 173۔ 2 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4324، مسلم حدیث نمبر 5417، مرقاۃ جلد8 ص 202، ابوداؤد حدیث نمبر 4042، ترمذی حدیث نمبر 1721۔ 3 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4331، ابوداؤد حدیث نمبر 4093، ابن ماجہ حدیث نمبر 3573، مرقاۃ جلد8 ص 208، مسند احمد جلد3 ص 97۔ 4 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4373، مسند احمد جلد1 ص 157، مرقاۃ جلد8 ص 236۔ 5 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4386، بخاری حدیث نمبر 5787-5875، مسلم حدیث نمبر 5482، ابوداؤد حدیث نمبر 4214، ترمذی حدیث نمبر 1748، مرقاۃ جلد8 ص 245۔

ہیں: ''(رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے **آلِ جعفر کو تین روز تک** حالتِ غم میں رہنے دیا' پھر آپ ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا۔ پھر فرمایا: میرے بھتیجوں کو بلاؤ۔ ہمیں لایا گیا گویا ہم چوزے تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: حجام کو میرے پاس لاؤ۔ آپ ﷺ نے اُسے حکم فرمایا تو اُس نے ہمارے سر مونڈ دیئے''۔6

تین مرتبہ سرمہ لگانا:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''**اثمد** کا سرمہ لگایا کرو' کیونکہ وہ بصارت کو جِلا بخشتا ہے اور بال اُگاتا ہے۔ اور اُن کا گمان ہے کہ (سیّد الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے پاس سرمہ دانی تھی جس سے آپ ﷺ ہر رات **تین مرتبہ** اِس (آنکھ) میں اور تین مرتبہ اُس (آنکھ) میں سرمہ لگاتے تھے''۔7

تین قسم کے لوگوں پر مامور گردن:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن جہنم کی آگ سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں دیکھنے والی ہوں گی' دو کان سننے والے ہوں گے اور ایک زبان بولتی ہو گی' وہ کہے گی' **مجھے تین قسم کے لوگوں**' ہر ظالم و متکبر شخص' اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) کے ساتھ کسی اور کو معبود بنانے والے اور تصویر بنانے والوں پر مامور کیا گیا ہے (کہ میں انہیں آگ میں داخل کروں)''۔8

تین مرتبہ فرمایا شہد لاؤ:

حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''ایک آدمی (سیّدِ عرب وعجم حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں آیا اور اُس نے عرض کیا' میرے بھائی کو پیچش لگے ہوئے ہیں' (نبی الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُسے شہد پلاؤ۔ اُس نے اُسے شہد پلایا' وہ پھر آیا اور عرض کیا' میں نے اُسے شہد پلایا مگر اُس سے پیچش اور بھی زیادہ ہوگئے ہیں' آپ ﷺ نے **تین مرتبہ** اُسے اَیسے ہی فرمایا' پھر وہ چوتھی مرتبہ آیا تو آپ ﷺ نے (یہی) فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ اس نے عرض کیا' میں اسے پلا چکا ہوں لیکن اس کے مرض اسہال میں اِضافہ ہی ہوا ہے۔ (شفیع اُمّت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کا فرمان سچا ہے جبکہ تیرے بھائی کے پیٹ کی غلطی ہے۔ اُس نے پھر پلایا تو وہ صحت یاب ہوگیا'' (پہلے پلانے سے پیٹ کی صفائی ہو رہی تھی)۔9

بدشگونی لینا شرک ہے:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' احمد مختار حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدشگونی لینا شرک ہے' آپ (ﷺ) نے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا اور ہم میں سے اگر کسی کے دل میں یہ خیال آتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) توکل کے ذریعے اسے ختم کر دیتا ہے۔10

ستاروں کی تخلیق کے مقاصد:

حضرت سیّدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) نے یہ ستارے **تین مقاصد** کے لئے پیدا فرمائے ہیں' انہیں آسمان کے لئے باعث زینت بنایا' شیاطین

6 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4463' ابوداؤد حدیث نمبر 4192' نسائی حدیث نمبر 5227' مسند احمد جلد 1 ص 204' مرقاۃ جلد 8 ص 301۔ 7 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4472' ترمذی حدیث نمبر 1753' ابن ماجہ حدیث نمبر 3499' ابوداؤد حدیث نمبر 4061' مرقاۃ جلد 8 ص 308' نسائی حدیث نمبر 5113' مسند احمد جلد 1 ص 231۔ 8 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4502' ترمذی حدیث نمبر 2574' مرقاۃ جلد 8 ص 334' مسند احمد جلد 3 ص 40' جلد 2 ص 336۔ 9 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4570' ابن ماجہ حدیث نمبر 3450' البیہقی فی شعب الایمان حدیث نمبر 5930-5938' مرقاۃ جلد 8 ص 387۔ 10 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4584' ابوداؤد حدیث نمبر 3910' ترمذی حدیث نمبر 1614' ابن ماجہ حدیث نمبر 3538' مرقاۃ جلد 8 ص 398' مسند احمد جلد 1 ص 438۔

کے لئے مار اور علامت ونشانات جن کے ذریعے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ جس نے اِن کے علاوہ کچھ اور بیان کیا اُس نے غلطی کی، اپنا حصّہ (عمر) ضائع کیا اور اَیسی چیز کا تکلف کیا جو وہ نہیں جانتا۔ 11

تین بار بائیں طرف دھتکار:

حضرت سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اَچھے خواب اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہٗ) کی طرف سے ہیں اور بُرے خواب شیطان کی طرف سے ہیں، جب تم میں سے کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو وہ اِس کا اِظہار اسی سے کرے جسے وہ پسند کرتا ہے اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) کی پناہ طلب کرے اور تین بار (اپنی بائیں جانب) تھتکارے اور اُس کے متعلق کسی سے بات نہ کرے، اس طرح وہ اس کے لئے مضر نہیں ہوگا‘‘۔ 12

تین بار سلام کرنا:

حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ’’(حضرت سیّدنا) ابو موسیٰ (رضی اللہ عنہ) ہمارے پاس آئے، اُنہوں نے کہا کہ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (بن خطاب رضی اللہ عنہ) نے مجھے اپنے پاس بلا بھیجا، میں اُن کے دروازے پر آیا اور تین بار سلام کیا، مجھے جواب نہ ملا تو میں لوٹ گیا، اُنہوں نے (مجھ سے) پوچھا: تمہیں کس چیز نے ہمارے پاس نہ آنے دیا؟ میں نے کہا، میں آیا تھا اور آپ کے دروازے پر تین بار سلام کیا تھا لیکن آپ نے مجھے جواب نہ دیا اِس لئے میں واپس چلا گیا، کیونکہ (سیّد الثقلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا: جب تم میں سے کوئی تین بار اِجازت طلب کرے اور اُسے اِجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے۔ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (بن خطاب رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اِس پر دلیل پیش کرو۔ (حضرت سیّدنا) ابو سعید (رضی اللہ عنہ) نے کہا، میں اُن کے ساتھ کھڑا ہوا اور (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (بن خطاب رضی اللہ عنہ) کے پاس جا کر گواہی دی‘‘۔ 13

چھینک مارنے والے کو تین مرتبہ دُعا دینا:

حضرت سیّدنا عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ابو القاسم حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَاِنْ زَادَ فَشَمِّتْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا.** 14 ’’چھینک مارنے والے کو تین مرتبہ دُعائیہ جواب دو، وہ اگر اِس سے زیادہ مرتبہ چھینک مارے تو پھر اگر تم چاہو تو اُسے دُعائیہ جواب دو اور اگر تم چاہو تو (جواب) نہ دو‘‘۔

تین مرتبہ فرمایا:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، داعی برحق حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا.** 15 ’’تکلف سے کلام کرنے والے ہلاک ہوگئے‘‘۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہی فرمایا۔

تین مرتبہ فرمایا بھائی کی گردن کاٹ دی:

حضرت سیّدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ’’ایک آدمی نے (نبی آخر الزماں حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

11 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4602، بخاری حدیث نمبر 3198، مرقاۃ جلد 8 ص 417۔ 12 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4612-4613، بخاری حدیث نمبر 3292، مسلم حدیث نمبر 5903-5904، مرقاۃ جلد 8 ص 428-429، ابوداؤد حدیث نمبر 5021-5022، ترمذی حدیث نمبر 2277، ابن ماجہ حدیث نمبر 3908-3909، دارمی جلد 2 ص 167 حدیث نمبر 2141۔ 13 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4667، ابوداؤد حدیث نمبر 5181، بخاری حدیث نمبر 6245، ترمذی حدیث نمبر 5626، مسلم حدیث نمبر 51، ابن ماجہ حدیث نمبر 3706، مسند احمد جلد 4 ص 403، دارمی جلد 2 ص 355 حدیث نمبر 2629۔ 14 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4742-4743، ابوداؤد حدیث نمبر 5035-5036، ترمذی حدیث نمبر 2744، مرقاۃ جلد 8 ص 535-536۔ 15 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4785، مسلم حدیث نمبر 6784، مرقاۃ جلد 9 ص 33۔

موجودگی میں دوسرے آدمی کی تعریف کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری تباہی ہو، تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا، جس نے ضرور ہی مدح سرائی کرنی ہو تو وہ کہے، میں فلاں کو اس اس طرح خیال کرتا ہوں، جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ (جل جلالہٗ) اُس کی حقیقت سے آگاہ ہے، اگر موصوف ایسا ہی ہو جیسا اُس نے خیال کیا، وہ اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) پر کسی شخص کی نسبت تزکیہ کا حکم یقینی طور پر نہ لگائے“۔16؎

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے وفا:

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ”جب (معلم اِنسانیت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اِنتقال فرمایا اور (حضرت سیّدنا) علاء بن حضرمی (رضی اللہ عنہ) کی طرف سے (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے پاس مال آیا تو (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: جس شخص کا (نبی الحرمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ پر کوئی قرض تھا یا آپ ﷺ نے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ فرمایا تھا تو وہ ہمارے پاس آئے (ہم وہ قرض اَدا کریں گے اور آپ ﷺ کا وعدہ وفا کریں گے، حضرت سیّدنا) جابر (رضی اللہ عنہ) بیان فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا، (محبوب احکم الحاکمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ ﷺ مجھے اِس قدر اِس قدر اور اِس قدر عطا فرمائیں گے اور (حضرت سیّدنا) جابر (رضی اللہ عنہ) نے تین مرتبہ ہاتھ پھیلائے، (حضرت سیّدنا) جابر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ اُنہوں نے لپ بھر کر مجھے عطا فرمایا، میں نے اُنہیں گنا تو وہ پانچ سو تھے، (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اِتنے دو بار اور لو“۔ (واہ صدیق اکبر کی وفا واہ) 17؎

تین دن بعد یاد آنا:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن حسماء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ”میں نے (تاجدارِ ختم نبوت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ کے اِعلانِ نبوت سے پہلے کوئی چیز خریدی اور آپ ﷺ کا کچھ بقایا میرے ذمہ باقی رہ گیا تو میں نے آپ ﷺ سے، وہ بقایا اُسی جگہ لانے کا وعدہ کیا اور پھر میں بھول گیا، تین دن بعد مجھے یاد آیا (اور میں گیا) تو آپ ﷺ اُسی جگہ پر تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے مشقت میں مبتلا کر دیا، میں تین دن سے یہاں تمہارا اِنتظار کر رہا ہوں“۔ (اللہ اکبر) 18؎

تین مسافروں کا سفر:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، تاجدارِ اَنبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس دوران کے تین آدمی سفر کر رہے تھے، بارش آ گئی، اُنہوں نے پہاڑ میں ایک غار میں پناہ لی، اِتنے میں پہاڑ سے ایک چٹان گری اور اُس نے اُن کی غار کا منہ بند کر دیا۔ چنانچہ اُنہوں نے ایک دوسرے سے کہا، اپنے اَعمال کا جائزہ لو جو تم نے خالص اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) کی رضا کی خاطر کئے تھے، پھر اُن کے ذریعے اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہٗ) سے دُعا کرو شاید کہ وہ اِس تکلیف (چٹان) کو دُور کر دے، اُن میں سے ایک نے کہا، اے اللہ تبارک وتعالیٰ (جَلّ جَلا لک!) میرے بوڑھے والدین تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں اُن کے نان ونفقہ کا ذمہ دار تھا، جب میں شام کے وقت مویشی لے کر واپس آتا تو میں دُودھ دھو کر، اپنی اَولاد سے پہلے، اپنے والدین کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا، ایک مرتبہ میں جنگل میں دُور نکل گیا جس کی وجہ سے میں شام کے وقت (دیر

16؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر 4827، بخاری حدیث نمبر 6162، مسلم حدیث نمبر 7501، مرقاۃ جلد 9 ص 63، ابوداؤد حدیث نمبر 4805، ابن ماجہ حدیث نمبر 3744، مسند احمد جلد 5 ص 47۔ 17؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر 4878، بخاری حدیث نمبر 2296، مسلم حدیث نمبر 6023، ابوداؤد حدیث نمبر 4996، مرقاۃ جلد 9 ص 101۔ 18؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر 4880، مرقاۃ جلد 4 ص 102، ابوداؤد حدیث نمبر 4996۔

سے) گھر پہنچا تو میں نے اُن دونوں کو سویا ہوا پایا' میں نے حسب معمول دُودھ دھویا' پھر میں دُودھ کا برتن لے کر آیا اور اُن کے سرہانے کھڑا ہو گیا' میں نے اُنہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اور اُن سے پہلے بچوں کو پلانا بھی نامناسب جانا جبکہ بچے میرے قدموں کے پاس بھوک سے بلکتے رہے' میری اور اُن کی یہی صورت حال رہی حتی کہ صبح ہوگئی' (اے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلا لک!) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری رضا کی خاطر ایسے کیا تھا تو پھر ہمارے لئے اِس قدر راستہ بنا دے کہ ہم وہاں سے آسمان دیکھ لیں' اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) نے اُن کے لئے راستہ کھول دیا حتی کہ وہ آسمان دیکھنے لگے۔ دوسرے نے عرض کیا' اے اللہ تبارک وتعالیٰ (جَلَّ جَلا لک!) میری ایک چچازاد بہن تھی' میں اُسے اِتنا چاہتا تھا جتنا کہ زیادہ سے زیادہ مرد خواتین کو چاہتے ہیں' میں نے اُس سے بُرائی کرنے کا اِرادہ ظاہر کیا لیکن اُس نے اِنکار کر دیا' حتی کہ میں اُسے سو دینار دوں' میں نے کوشش کر کے سو دینار جمع کئے اور وہ لے کر اُس کے پاس گیا اور جب میں (اُس سے بُرا فعل کرنے کے لئے) اُس کے قریب ہوگیا تو اُس نے کہا' اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) کے بندے! اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) سے ڈر جا اور اِس مہر کو نہ توڑ' (یہ سنتے ہی) میں اُس سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اے اللہ تبارک وتعالیٰ (جَلَّ جَلا لک!) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو ہمارے لئے راستہ کھول دے۔ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے اُن کے لئے کچھ راستہ کھول دیا۔ تیسرے شخص نے کہا' اے اللہ تبارک وتعالیٰ (جَلَّ جَلا لک!) میں نے ایک فرق (رطل) چاولوں کی اُجرت پر ایک مزدور کام پر لگا رکھا تھا' پس جب اُس نے اپنا کام مکمل کر لیا تو اُس نے کہا' میرا حق مجھے اَدا کرو' جب میں نے اُس کا حق اُس پر پیش کیا تو وہ اِسے کمتر سمجھتے ہوئے چھوڑ کر چلا گیا میں اُس سے زراعت کرتا رہا حتی کہ میں نے اُس سے گائے اور چرواہے جمع کر لئے' وہ میرے پاس آیا اور اُس نے کہا' اللہ (عزوجل) سے ڈر جا اور مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق مجھے اَدا کر' میں نے کہا یہ گائے اور اُس کے چرانے والے کو لے جا' اُس نے کہا' اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) سے ڈر مجھ سے مذاق نہ کر' میں نے کہا' میں تم سے مذاق نہیں کر رہا' تم یہ گائے اور اُس کے چرواہے کو لے جاؤ' وہ اُسے لے کر چلا گیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو باقی راستہ بھی کھول دے' چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) نے اُن کے لئے راستہ کھول دیا''۔ 19

نورانی سینہ مبارک کی طرف تین بار اِرشاد فرمایا:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اُس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اُسے بے یارو مددگار چھوڑتا ہے اور نہ ہی اُسے حقیر خیال کرتا ہے' تقویٰ یہاں ہے۔ اور آپ ﷺ نے اپنے سینے کی طرف **تین مرتبہ** اِشارہ کیا کسی آدمی کے بُرا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر خیال کرے' ہر مسلمان کا خون' اُس کا مال اور اُس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے''۔ 20

اہل جنت کی تین اَقسام:

حضرت سیّدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل جنت **تین قسم** کے ہیں: منصف' خیرات کرنے والا اور نیکی کرنے کی توفیق سے نوازا گیا بادشاہ' (دوسرا) ہر رشتے دار سے (خصوصاً) اور ہر مسلمان سے (عموماً) مہربانی اور نرم دِلی کے جذبات رکھنے والا شخص اور (تیسرا) عیال دار جو کہ حرام چیزوں اور سوال کرنے سے اِجتناب کرتا ہے۔ 21

19 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4938' بخاری حدیث نمبر 3465' مسلم حدیث نمبر 6949' مرقاۃ جلد 9 ص 152' مسند احمد جلد 2 ص 111۔ 20 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4959' مسلم حدیث نمبر 6541' مرقاۃ جلد 9 ص 170' مسند احمد جلد 3 ص 491' ابوداؤد حدیث نمبر 4882' ترمذی حدیث نمبر 1927۔ 21 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4960' مسلم حدیث نمبر 7207' مرقاۃ جلد 9 ص 172' مسند احمد جلد 4 ص 261۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت رضی اللہ عنہم

از قلم: مفتی خلیل احمد یوسفی عفی عنہ

اِسلام نے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنے والے ہر شخص اور ہر رشتے کی اَہمیت کو اُجاگر کیا ہے۔

لٰہذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت اَطہار رضی اللہ عنہم دونوں ہی بابرکت اور عظمتوں کے عظیم شاہکار ہیں۔

قرآن مجید فرقان حمید میں اہل بیت رضی اللہ عنہم کا پہلا مصداق اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام کی اَزواج مطہرات ہیں۔

دلائل:

قَالُوْٓا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکٰتُہٗ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الْبَیْتِ ط اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ o [1] ''فرشتے بولے کیا اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) کے کام کا اچنبا کرتی ہو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) کی رحمت اور اِس کی برکتیں تم پر اس گھر والو! بے شک وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا''۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاہِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ط اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا o ج [2] ''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اور اُس کے (پیارے محبوب آخری) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم مانو اللہ (عزوجل) تو یہی چاہتا ہے' اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے''۔

فَلَمَّا قَضٰی مُوْسَی الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَہْلِہٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ج قَالَ لِاَہْلِہِ امْکُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْکُمْ مِّنْہَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَۃٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ o [3] ''پھر جب (حضرت سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی معیاد پوری کر دی اور اپنی بیوی کو لے کر چلے طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی اپنی گھر والی سے کہا تم ٹھہرو مجھے طور کی طرف سے ایک آگ نظر پڑی ہے شاید مَیں وہاں سے کچھ خبر لاؤں یا تمہارے لئے کوئی آگ کی چنگاری لاؤں کہ تم تاپو''۔

قَالَ اِنَّ فِیْہَا لُوْطًا ط قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْہَا ز لَنُنَجِّیَنَّہٗ وَاَہْلَہٗٓ اِلَّا امْرَاَتَہٗ ق کَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ o [4] ''کہا اُس میں تو (حضرت سیّدنا) لوط (علیہ السلام) ہے فرشتے بولے ہمیں خوب معلوم ہے جو کوئی اُس میں ہے' ضرور ہم اُسے اور اُس کے گھر والوں کو نجات دیں گے مگر اُس کی عورت کو' وہ رہ جانے والوں میں''۔

وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِہِمْ وَضَاقَ بِہِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ قف اِنَّا مُنَجُّوْکَ وَاَہْلَکَ اِلَّا امْرَاَتَکَ کَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ o [5] ''اور جب ہمارے فرشتے (حضرت سیّدنا) لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے ان کا آنا اُسے ناگوار ہوا اور ان کے سبب دل تنگ ہوا اور انہوں نے کہا نہ ڈریئے اور نہ غم کیجئے بے شک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو نجات دیں گے مگر آپ کی عورت وہ رہ جانے والوں میں ہے''۔

آیات بینات یہ بتاتی ہیں کہ اہل بیت رضی اللہ عنہم میں سب سے پہلے بیویاں ہوتی ہیں پھر اُن کی اَولادیں اور اَولادوں میں سے بیٹے' بیٹیاں جب تک شوہروں والی نہ ہوں اور جب وہ شوہروں والی ہو جائیں تو وہ اپنے شوہر کی اہل بیت میں شمار ہوتی ہیں۔

شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت میں سب سے پہلے

[1] ہود: 73۔ [2] الاحزاب: 33۔ [3] القصص: 29۔ [4] العنکبوت: 32۔ [5] العنکبوت: 33۔

حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا'

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا'

حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا'

حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا'

حضرت سیّدہ زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا'

حضرت سیّدہ زینب بنت حی (سیّدہ صفیہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہا'

حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا'

حضرت سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (رملہ بنت ابوسفیان)'

حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا'

حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا'

اِن سب میں سے حضرت سیّدہ خدیجہ اور حضرت سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی جو اَولاد شریف پیدا ہوئی اُن میں 4 بیٹیاں اور 3 بیٹے۔ بیٹے سب بچپن میں وصال فرما گئے جبکہ چاروں بیٹیوں کی شادی ہوئی اور آپ ﷺ کی سب سے بڑی شہزادی حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی حضرت سیّدہ امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔

آپ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا' اپنے داماد حضرت سیّدنا علی اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو اپنے اِختیار سے داخل اَز اہل بیت کیا۔

اِس سے حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا مختار کل ہونا بھی معلوم ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ 6

''تم فرماؤ' اے کتابیو! اَیسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) کی اور اُس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ) کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں''۔

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''مَیں نے (سیّد الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: (اپنے زمانے میں) مریم بنت عمران سب سے بہتر خاتون تھیں اور (اِس زمانے میں' حضرت سیّدہ) خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سب سے بہتر خاتون ہیں''۔ 7

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''(حضرت سیّدنا) جبریل (علیہ السلام' نبی الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم! حضرت سیّدہ) خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آرہی ہیں' اُن کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن ہے اور کھانا ہے' جب وہ آپ ﷺ کے پاس آئیں تو اُن کے رب (عزوجل) کی طرف سے اور میری طرف سے اُنہیں سلام کہنا اور اُنہیں جنت میں خول دار موتی کے گھر کی بشارت دینا جس میں کوئی شور وشغب ہوگا نہ کوئی تھکن ہوگی''۔ 8

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: ''مَیں نے (نبی قبلتین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ کے بارے میں اِتنا رشک نہیں کیا جتنا (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے معاملے میں کیا' حالانکہ مَیں نے اُنہیں دیکھا نہیں' لیکن آپ

6 آل عمران: 64۔ 7 مشکوٰۃ حدیث نمبر 6184۔ 8 مشکوٰۃ حدیث 6185۔

اکثر اُن کا ذکر کیا کرتے تھے، بسا اَوقات آپ (ﷺ) بکری ذبح کرتے پھر اُس کے ٹکڑے کرتے پھر اُنہیں (حضرت سیّدہ) خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی سہیلیوں کے ہاں بھیجتے تھے، کبھی کبھار مَیں آپ (ﷺ) سے یوں عرض کرتی، گویا دُنیا میں (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے سوا کوئی عورت ہی نہیں، آپ ﷺ فرماتے: وہ اَیسی تھیں، وہ اَیسی تھیں اور اُن سے میری اَولاد ہے“۔ 9

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، سیّد عرب وعجم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”تم مجھے خواب میں تین راتیں دِکھائی گئیں۔ فرشتہ ریشم کے ٹکڑے میں تمہیں اُٹھائے ہوئے ہے اور اُس نے مجھے کہا، یہ آپ (ﷺ) کی اہلیہ ہے، مَیں نے تمہارے چہرے سے کپڑا اُٹھایا تو وہ تم تھیں۔ مَیں نے کہا، اگر یہ (خواب) اللہ (جل جلالہ) کی طرف سے ہے تو وہ اسے پورا فرمادے گا“۔ 10

حضرت سیّدنا موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ** 11 ”ہم نے فصاحت و بلاغت میں (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا“۔

حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ”جب یہ آیت مبارکہ (**نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَآءَ کُمْ**) نازل ہوئی تو (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے (حضرت سیّدنا) علی، (حضرت سیّدہ) فاطمہ، (حضرت سیّدنا) حسن اور (حضرت سیّدنا) حسین (رضی اللہ عنہم) کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ جلا لک!) یہ میرے اہل بیت ہیں“۔ 12

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ”صبح کے وقت (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نکلے اُس وقت آپ (ﷺ) پر کالے بالوں سے بنی ہوئی نقش دار چادر تھی، اُس دوران (حضرت سیّدنا) حسن بن علی (رضی اللہ عنہ) تشریف لائے تو آپ (ﷺ) نے اُنہیں اپنے ساتھ اس (چادر) میں داخل فرما لیا، پھر (حضرت سیّدنا) حسین (رضی اللہ عنہ) آئے تو آپ (ﷺ) نے اُنہیں بھی داخل فرمالیا، پھر (حضرت سیّدہ) فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آئیں تو آپ (ﷺ) نے اُنہیں بھی داخل فرما لیا، پھر (حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) تشریف لائے تو آپ (ﷺ) نے اُنہیں بھی داخل فرما لیا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) صرف یہی چاہتا ہے، اے اہل بیت! کہ وہ تم سے گناہ کی گندگی دُور فرمادے اور تمہیں مکمل طور پر پاک صاف کردے“۔ 13

حضرت سیّدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ** 14 ”(حضرت سیّدہ) فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اِس سے دشمنی رکھی اُس نے مجھ سے دشمنی رکھی“۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ”دن کے کسی حصے میں مَیں (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا حتیٰ کہ آپ ﷺ (حضرت سیّدہ) فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے گھر تشریف لے گئے آپ ﷺ

---

9 مشکوٰۃ حدیث 6186۔ 10 مشکوٰۃ حدیث نمبر 6188۔ 11 مشکوٰۃ حدیث نمبر 6195۔ 12 مشکوٰۃ حدیث 6135، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 32103، مسند احمد حدیث 7029، سنن ترمذی حدیث 3787-3205، مسند ابی یعلی موصلی حدیث 7488-7021، معجم الکبیر للطبرانی حدیث 2666، المستدرک حدیث 3558۔ 13 مشکوٰۃ حدیث 6136، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 32012، مسند احمد حدیث 25932، صحیح مسلم حدیث 2081/36، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 2858، الترغیب والترہیب حدیث 127۔ 14 مشکوٰۃ حدیث 6139، مصنف عبدالرزاق حدیث 13268، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 32269، بخاری حدیث 3714، صحیح مسلم حدیث 2449/94، ترمذی حدیث 3869، صحیح ابن حبان حدیث 6957، معجم الکبیر للطبرانی حدیث 277، المستدرک حدیث 4747۔

نے دریافت فرمایا: کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے کیا یہاں چھوٹا بچہ یعنی حسن ہے؟ تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ دوڑتے ہوئے آئے حتیٰ کہ اُن دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کو گلے لگایا' (سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلالُکَ!) بے شک مَیں اِن سے محبت کرتا ہوں' تُو بھی اِن سے محبت فرما اور جو اِن سے محبت رکھے تو اُس محبت رکھنے والے سے بھی محبت فرما"۔ 15

حضرت سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: "مَیں نے (سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو منبر (مبارک) پر دیکھا جبکہ (حضرت سیّدنا) حسن بن علی (رضی اللہ عنہ) آپ (ﷺ) کے پہلو میں تھے' آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف توجہ فرماتے اور دوسری مرتبہ (حضرت سیّدنا) حسن (رضی اللہ عنہ) کی طرف توجہ فرماتے اور فرماتے: بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے' بالیقین اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلالُہٗ) اِس کی وجہ سے مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا"۔ 16

حضرت سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیّدنا علی' حضرت سیّدہ فاطمہ' حضرت سیّدنا حسن اور حضرت سیّدنا حسین رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا: **اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ** 17 "جس نے اِن سے لڑائی کی مَیں اُس سے لڑنے والا ہوں' اور جس نے اِن سے مصالحت کی مَیں اُس سے مصالحت کرنے والا ہوں"۔

حضرت سیّدنا جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: "مَیں اپنی پھوپھی کے ساتھ (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس گیا تو مَیں نے عرض کیا' (سیّد الکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ کس سے محبت تھی؟ اُنہوں نے فرمایا: (حضرت سیّدہ) فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے' پھر عرض کیا' مردوں میں سے؟ اُنہوں نے فرمایا: اُن کے شوہر (حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ) سے"۔ 18

حضرت سیّدنا سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ** 19 "(حضرات) حسن وحسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) اہلِ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں"۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَيَّ مِنَ الدُّنْيَا** 20 "(حضرات) حسن وحسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) دونوں دُنیا میں میرے دو پھول ہیں"۔

حضرت سیّدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: "ایک رات کسی ضرورت کے تحت مَیں (اِمام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا' (قائد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ (ﷺ) کسی چیز کو چھپائے ہوئے تھے' مَیں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز تھی؟ جب مَیں اپنے کام سے فارغ ہوا تو مَیں نے عرض کیا'

---

15 مشکوٰۃ حدیث 6143' مسند احمد حدیث 7392' بخاری حدیث 5884' سنن ابن ماجہ حدیث 142' مسند ابی یعلی موصلی حدیث 6391۔ 16 مشکوٰۃ حدیث 6144' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 32178' مسند احمد حدیث 20408' صحیح بخاری حدیث 2704' سنن ابو داوٗد حدیث 4662' ترمذی حدیث 3773' مسند البزار حدیث 3656' سنن نسائی حدیث 1410۔ 17 مشکوٰۃ حدیث 6154' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 5031۔ 18 مشکوٰۃ حدیث 6155' ترمذی حدیث 3874' معجم الکبیر للطبرانی حدیث 1008' المستدرک حدیث 4744۔ 19 مشکوٰۃ حدیث 6163' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 32176' مسند احمد 11012' ابن ماجہ حدیث 118' ترمذی حدیث 3768' ابن حبان حدیث 6960' معجم الکبیر للطبرانی حدیث 2598' مستدرک حدیث 4778۔ 20 مشکوٰۃ حدیث 6164' مشکوٰۃ حدیث 6143' مسند احمد حدیث 7392' بخاری حدیث 5884' سنن ابن ماجہ حدیث 142' مسند ابی یعلی موصلی حدیث 6391۔

آپ (ﷺ) نے یہ کیا چیز چھپا رکھی ہے؟ آپ (ﷺ) نے کپڑا اُٹھایا تو آپ (ﷺ) کے دونوں رانوں پر (حضرات) حسن و حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں' اے اللہ (تبارک وتعالیٰ جلَّ جلالک!) مَیں اِنہیں محبوب رکھتا ہوں' تُو بھی اِن سے محبت فرما' اور اِن سے محبت رکھنے والے سے بھی محبت فرما''۔ 21ے

حضرت سیّدنا بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''(سیّد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ ہمیں خطاب فرما رہے تھے کہ اَچانک (حضرات) حسن وحسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) آئے' اُنہوں نے سرخ قمیصیں پہن رکھی تھیں' وہ چلتے اور گر پڑتے تھے' (رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ منبر (مبارک) سے اُترے' اُنہیں اُٹھایا اور اُنہیں اپنے سامنے بٹھایا' پھر فرمایا: اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) نے سچ فرمایا: تمہارے اَموال واَولاد باعث آزمائش ہیں۔ مَیں نے اِن دو بچوں کو چلتے اور گرتے ہوئے دیکھا تو مَیں صبر نہ کر سکا حتیٰ کہ مَیں نے اپنی بات کاٹ کر اِنہیں اُٹھالیا''۔ 22ے

حضرت سیّدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''(خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) نے نمازِ عصر پڑھی' پھر باہر نکلے تو (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) بھی اُن کے ساتھ چل رہے تھے' (خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) نے (حضرت سیّدنا) حسن (رضی اللہ عنہ) کو بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا دیکھا تو اُنہیں اپنے کندھے پر اُٹھالیا اور فرمایا: میرے والد قربان ہوں' اُس (یعنی حسن) کی (شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے مشابہت ہے' (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) سے مشابہت نہیں' (یہ بات سن کر' اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) مسکرا دیئے''۔ 23ے

21ے مشکوٰۃ حدیث 6165۔ 22ے مشکوٰۃ حدیث 6168۔ 23ے مشکوٰۃ حدیث 6178' مصنف عبدالرزاق حدیث 14006' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 32289' مسند احمد حدیث 640' صحیح بخاری حدیث نمبر 3432-3815' صحیح مسلم 2430/64' ترمذی حدیث 3877' مسند البزار حدیث 468' مسند ابی یعلی موصلی حدیث 612' مستدرک حدیث 3837۔

Govt. Fedeal Urdu Unuversity of Arts, Science & Technology

Admission Open

College of Science & Technology (Affiliated)

Morning, Evening & Weekend Classes

B.Tech/BS.Tech (Electrical / Electronics)

Eligibility: DAE, F.sc (Pre Engg), I.C.S or Equivalent

Heads

Engr.Muhammad Moazzam Munir Yousufi

Address:
87 Tariq Block Garden Town Lahore
Ph No: 0322-4744353

HEC 4 Years Programme

Free Advanced Engineering Courses for BS.Tech Students

(1) Auto Cad (2) PLC
(3) Microcontroller
(4) ETAP (5) MATLAB
(6) ATS Circuit
(7) UPS Circuit
(8) Advanced Engineering Software

شِیر و شکر

ازقلم: مفتی محمد آصف یوسفی (اُستاذ الحدیث جامعہ یوسفیہ)

ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' کے پیارے معزز قارئین کرام اِس مضمون کا خاص مقصد یہ ہے کہ اصحاب النبی رضی اللہ عنہم اور اہل بیت نبی رضی اللہ عنہم کے آپس کے تعلق کو واضح کیا جائے اور وہ آپس میں جو ایک دوسرے کا دِل و جان سے احترام کرتے اور ایک دوسرے کا حق پہچانتے اور آپس میں رشتہ داریاں اور تعلق جوڑتے وہ اپنی مثالِ محبت آپ ہیں۔ ہم اَہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رشتہ داریاں اِس لئے پیش کرتے ہیں کہ رشتہ داری ہوتی ہی تب ہے جب دونوں طرف دُشمنی اور باطنی بغض کے بجائے ایک دوسرے کے لئے محبت، اُخوت، اِحترام اور نیک نیتی ہو۔ اِس بات کا عوام الناس اور خواص کو علم ہونا چاہئے اور **فسادفی الارض** سے محفوظ رہنا چاہئے۔

قرآنِ عظیم میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِى الْاِنْجِيْلِ** [1]

''(حضرت سیّدنا) محمد (ﷺ) اللہ (تبارک وتعالیٰ وعزّوجلّ) کے رسول (ﷺ) ہیں اور جو اُن کے اَصحاب (رضی اللہ عنہم) ہیں، کفار پر بہت سخت ہیں، آپس میں نرم دِل ہیں (اے مخاطب!) تو اُن کو رکوع کرتے ہوئے، سجدہ کرتے ہوئے دیکھتا ہے، وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہٗ) کا فضل اور اُس کی رضا طلب کرتے ہیں، سجدوں کے اَثر سے اُن کے چہروں پر نشانی ہے، اُن کی یہ صفات تورات میں ہیں اور انجیل میں اُن کی صفت یہ ہے''۔

خلفائے راشدین کے فضائل:

اِس آیتِ مبارکہ میں فرمایا ہے: آیت کا یہ حصہ آپ کی تسلی کے لئے نازل فرمایا کہ کفارِ قریش نے حدیبیہ کے صلح نامہ پر ''رسول اللہ'' لکھنے نہیں دیا اور کہا کہ ہم ''محمد'' کو ''رسول اللہ'' نہیں مانتے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ بتایا کہ یہ نہیں مانتے تو نہ مانیں، اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پھر آپ ﷺ کے اَصحاب رضی اللہ عنہم کی صفت بیان فرمائی: وہ کفار پر بہت سخت ہیں۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اہل حدیبیہ کفار پر بہت سخت تھے جیسے شیر جنگل کے جانوروں پر سخت ہوتا ہے اور آپس میں نرم دِل ہیں، یعنی جس حال میں وہ کفار پر سخت ہوتے ہیں اِس حال میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ اے مخاطب! تو اُن کو رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھتا ہے، یعنی وہ بہت زیادہ عبادت کرتے ہیں اور بہ کثرت نمازیں پڑھتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ سے جنت اور اُس کی رضا کو طلب کرتے ہیں۔

تفسیر یہ ہے کہ **مَعَهٗ** سے مراد خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ اِیمان لانے کے بعد اِسلام کی تبلیغ کرنے میں خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ تھے، خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اِسلام لائے، حضرت سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ اِسلام لائے، اِسلام کی مدافعت میں وہ آپ ﷺ کے ساتھ تھے، سفرِ ہجرت میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے، غارِ ثور میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے، قبر میں آپ ﷺ کے ساتھ ہیں، قبر سے اُٹھنے میں آپ ﷺ کے ساتھ ہوں گے اور دخولِ جنت میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوں گے اور جیسے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کو معیت تھی کسی کو حاصل نہ تھی۔

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ سے مراد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، آپ کا کفار پر سخت ہونا بہت مشہور ہے۔ ایک شخص نے

1 الفتح: 29۔

شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ ماننے میں تامل کیا تو اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فارق رضی اللہ عنہ نے اُس کو قتل کر دیا' یہ اُن کے مزاج میں کفار پر سختی کا تقاضہ تھا کہ انہوں نے قریش مکہ سے صلح کرنے کے معاملہ میں بہت تردد کیا۔

اِسی طرح جب اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ حضرت سیّدنا عبداللہ بن ابی رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لئے نکلے تو اُس موقع پر بھی وہ آپ سے درخواست گزار ہوئے۔

رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ سے مراد امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ آپ بہت نرم دِل تھے' جب مسجد نبوی میں مسلمانوں کے لئے جگہ کم تھی تو آپ نے مسجد نبوی کی توسیع کی' مسلمانوں کے لئے میٹھے پانی کا کنواں نہیں تھا تو رومہ نام کا کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا' غزوۂ تبوک کے لشکر کے لئے تین سو کا وعدہ کر کے نو سو اُونٹ مع ساز و سامان مہیا کئے' خود جان پر کھیل گئے لیکن اپنی حفاظت کے لئے مسلمان فوجوں کو بلانے کی اِجازت نہیں دی۔

تَـرَاھُـمْ رُكَّعًا سُجَّدًا سے مراد اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہیں' جن کی اکثر راتیں رکوع اور سجدوں میں گزرتی تھیں۔

حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اہلِ بیت سے محبت:

ایک موقع پر خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے اہلِ بیت کا ذِکر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے قَرابت داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنا مجھے اپنے قَرابت داروں سے صِلہ رحمی کرنے سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے۔ 2ے

ایک بار خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے اِحترام کے پیشِ نظر اہلِ بیت کا اِحترام کرو۔ 3ے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ خدمت سیّدہ فاطمہ میں:

حضرت سیّدہ اسماء بنت عُمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُن کا لقب صاحبۃ الہجر تین (دو ہجرتوں والی) صحابیہ ہیں۔ حضرت سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ جو اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی تھے اور دس برس بڑے تھے سے نکاح ہوا حبشہ کی ہجرت کی اور کئی سال تک مقیم رہیں' سنہ 7 ہجری میں جب خیبر فتح ہوا تو مدینہ منورہ تشریف لائیں' غزوۂ موتہ میں حضرت سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی' شوال سنہ 8 ہجری میں جو غزوۂ حنین کا زمانہ تھا۔ آپ ﷺ نے خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اِن کا نکاح پڑھا دیا سنہ 13 ہجری میں خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی۔ 4ے

خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت سیّدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں جن دنوں میں حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا علیل تھیں اُن کی دیکھ بھال اور خدمت خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سرانجام دے رہی تھیں۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شدید بیمار ہو گئیں تو اُنہوں نے حضرت سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا' میری حالت کو تم دیکھ نہیں رہی ہو؟ کیا مَیں (وفات کے بعد

2ے بخاری جلد 2 ص 438 حدیث 3712' مسند احمد حدیث 55' مسلم حدیث 1759/52' صحیح ابن حبان حدیث 4823' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 12733۔ 3ے بخاری جلد 2 ص 438 حدیث 3713' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 32140' شعب الایمان حدیث 1490۔ 4ے فتح الباری جلد 9 ص 529' اصابہ جلد 8 ص 9' صحیح مسلم جلد 1 ص 394-385' صحیح بخاری جلد 2 وطبقات جلد 2 ص 32-31' مسند احمد جلد 6 ص 438 سنہ 40 ہجری میں اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی اور اُن کے بعد حضرت سیّدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی اِنتقال ہو گیا۔ خلاصہ تہذیب ص 488۔

یونہی) عیاں طور پر چارپائی پر اُٹھائی جاؤں گی؟ حضرت سیّدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، اللہ (سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی) کی قسم! مَیں آپ کے لئے وہ طریقہ اِختیار کروں گی جو حبشہ میں رائج ہے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: مجھے اِس طرح کر کے دِکھاؤ۔ چنانچہ حضرت سیّدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کھجور کی چند تازہ ٹہنیاں منگوائیں اور چارپائی پر اِس طرح رکھ دیں کہ درمیان سے اُبھری ہوئی تھیں یہ طریقہ عرب میں سب سے پہلے اِسی موقع پر اِختیار کیا گیا یہ دیکھ کر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسکرادیں۔ سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی وفات کے بعد پہلی مرتبہ اِس موقع پر آپ کے ہونٹوں پر مَیں نے تبسم دیکھا (پھر جب اُن کا اِنتقال ہوگیا تو) ہم نے اِسی طریقہ سے (وہ بھی رات کے اَندھیرے میں) اُن کا جنازہ اُٹھایا اور اُن کی تدفین کی گئی۔ 5 اور جنازہ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پڑھایا۔

سیّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اہلِ بیت رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ سے محبت:

ایک بار اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حضرت سیّدہ فاطمۃُ الزَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں گئے تو فرمایا: اے فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) اللہ (تبارک وتعالیٰ عَزَّوَجَلَّ) کی قسم! آپ سے بڑھ کر مَیں نے کسی کو حضور سیّدنا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا محبوب نہیں دیکھا اور اللہ (جَلَّ جَلَالُہٗ) کی قسم! آپ کے والدِ گرامی کے بعد لوگوں میں سے کوئی بھی مجھے آپ سے بڑھ کر عزیز و پیارا نہیں۔ 6

خصوصی کپڑے دیئے:

ایک موقع پر اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضراتِ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کے بیٹوں کو کپڑے عطا فرمائے مگر اُن میں کوئی اَیسا لباس نہیں تھا جو حضرت سیّدنا اِمام حسن اور حضرت سیّدنا اِمام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان کے لائق ہو تو آپ نے اُن کے لئے یمن سے خصوصی لباس منگوا کر پہنائے، پھر فرمایا: اَب میرا دِل خوش ہوا ہے۔ 7

وظیفہ بڑھا کردیا:

جب اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے لوگوں کے وظائف مقرر فرمائے تو حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی قرابت داری کی وجہ سے اُن کے والد اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی اُلمرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے برابر حصّہ مقرر کیا، دونوں کے لئے پانچ پانچ ہزار دِرہم وظیفہ رکھا۔ 8

حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اہلِ بیت سے محبت:

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے چند نُقُوش بھی آلِ ابوسفیان (یعنی ہم لوگوں) سے بہتر ہیں۔ 9 آپ نے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور اہلِ بیت کے زبردست فضائل بیان فرمائے۔ 10 آپ نے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے فیصلے کو نافذ بھی کیا اور علمی مسئلے میں آپ سے رُجوع بھی کیا۔ 11 ایک موقع پر آپ نے حضرت سیّدنا ضَرّار صَدائی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے تقاضہ کر کے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے فضائل سنے اور روتے ہوئے دُعا کی، اللہ پاک ابوالحسن حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر رحم فرمائے۔ 12 یوں ہی ایک بار حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت سیّدنا اِمام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ آباؤ اَجداد، چچا و پھوپھی اور ماموں و خالہ کے اِعتبار سے لوگوں میں سب سے زیادہ معزز ہیں۔ 13 آپ ہم شکلِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہونے کی وجہ سے حضرت سیّدنا اِمام حَسن کا اِحترام کرتے تھے۔ ایک بار آپ نے اِمام عالی مقام حضرت سیّدنا

---

5 مستدرک جلد 4 ص 317 حدیث 4763۔ 6 مستدرک جلد 4 ص 303 حدیث 4736۔ 7 ریاض النضرۃ جلد 1 ص 341۔ 8 سیر اعلام النبلاء جلد 3 ص 259۔ 9 النہایۃ ص 59۔ 10 تاریخ ابن عساکر جلد 42 ص 415۔ 11 سنن الکبریٰ للبیہقی جلد 10 ص 205، موطا اِمام مالک جلد 2 ص 259۔ 12 الاستیعاب جلد 3 ص 209۔

اِمام حسین رضی اللہ عنہ کی علمی مجلس کی تعریف کی اور اُس میں شرکت کی ترغیب دِلائی۔ 14

اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کی خدمت میں نذرانے:

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سالانہ وظائف کے علاوہ مختلف مواقع پر حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں بیش بہا نذرانے پیش کئے' یہ بھی محبت کا ایک اَنداز ہے' آپ نے کبھی پانچ ہزار دینار' کبھی تین لاکھ دِرہم تو کبھی چار لاکھ درہم حتیٰ کہ ایک بار 40 کروڑ روپے تک کا نذرانہ پیش کیا۔ 15

صَحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی تعظیم وتوقیر کرنا:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کی تعظیم وتوقیر بجا لاتے' آپ کے لئے کھڑے ہوجاتے' آپ کے ہاتھ پاؤں کا بوسہ لیتے' مُشاوَرت کرتے اور آپ کی رائے کو ترجیح دیتے تھے۔ 16 حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں تشریف لاتے تو خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بطورِ اِحترام آپ کے لئے اپنی جگہ چھوڑ کر کھڑے ہوجاتے تھے۔ 17 حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کہیں پیدل جارہے ہوتے اور حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت سیّدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہما حالتِ سواری میں حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرتے تو بطورِ تعظیم سواری سے نیچے اُتر جاتے یہاں تک کہ حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ وہاں سے گزر جاتے۔ 18

صحابہ کرام اور اہل بیت اَطہار رضی اللہ عنہم کے درمیان کسی قسم کی عداوت یا رنجش نہیں تھی' بلکہ اُن کے درمیان باہم محبت واُلفت کا رشتہ تھا۔ بے شک تمام صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کا اَدب و اِحترام اور محبت ومودت عین اِیمان ہے۔ دونوں میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑنا بالواسطہ سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو چھوڑنا اور آپ ﷺ کی شفاعت و رحمت سے محروم ہونا ہے۔

ہجرت مدینہ کی شب سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے بستر مبارک پر اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا سونا' اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے حد درجہ اِیثار' شجاعت اور جواں مردی کا مظہر ہے۔ مگر ہجرت ہی کی شب اگر خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ایثار دیکھیں تو وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں سفر کرنا' کفار ومشرکین مکہ کے نزدیک ایک اَیسا جرم تھا' جس کی سزا بہرحال شہادت ہی تھی۔

کتب حدیث میں آتا ہے کہ جب ہجرت مدینہ منورہ کا حکم آیا اور اکثر مسلمان مدینہ منورہ ہجرت کر چکے تھے تو خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ منورہ جانے کی تیاری کرلی۔ اُس وقت خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ تم ذرا ٹھہرو! کیونکہ مجھے بھی اِجازت ملنے کی اُمید ہے۔ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے میرے والدین آپ ﷺ پر قربان' کیا آپ ﷺ کو بھی ہجرت کی اُمید ہے؟ اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! پس خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کی خاطر اپنے آپ کو روکے رکھا۔ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس دو اُونٹنیاں تھیں' آپ اُنہیں چار ماہ تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔ 19

سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ جس رات مکہ

13 العقد الفرید جلد 5 ص 344۔ مرآۃ المناجیح جلد 8 ص 461۔ 14 تاریخ ابن عساکر جلد 14 ص 179۔ 15 سیر اعلام النبلاء جلد 4 ص 309' طبقات ابن سعد جلد 6' ص 409' معجم الصحابہ جلد 4' ص 370' کشف المحجوب ص 77' مرآۃ المناجیح جلد 8' ص 460۔ 16 تہذیب الاسماء جلد 1 ص 244' تاریخ ابن عساکر جلد 26' ص 372۔ 17 معجم کبیر جلد 10 ص 285' حدیث 10675۔ 18 الاستیعاب جلد 2۔ 19 صحیح البخاری کتاب المناقب باب ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ الی المدینہ۔

مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائے' اُس رات کفار اور مشرکین مکہ ننگی تلواریں لئے ہوئے رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب آپ ﷺ کو ہجرت کا حکم دیا تو اُس وقت تک اکثر مسلمان مدینہ منورہ ہجرت کر چکے تھے' تاہم اُبھی تک اُمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ اور خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہجرت نہیں کی تھی۔ شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے سوچا کہ حکم خداوندی کی تعمیل میں ہجرت کرنے سے قبل اپنے پاس رکھی ہوئی لوگوں کی اَمانتیں کسی کے سپرد کرجاؤں۔ آپ ﷺ کی نگاہِ انتخاب اُمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ پر پڑی۔ سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اُمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مَیں مدینہ منورہ ہجرت کرنا چاہتا ہوں' تم میرے بستر پر لیٹ جاؤ' میرے پاس کچھ لوگوں کی اَمانتیں ہیں' تم یہ اَمانتیں اُنہیں واپس کر کے بعد میں آجانا۔ اُس رات نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا بستر مبارک کافروں کی تلوار کے نشانہ پر تھا۔ 20ے

حضرت اِمام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر الکبیر اور حجۃ الاسلام' حضرت اِمام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں بیان کیا ہے کہ ہجرت کی شب نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ جب اُمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر مبارک پر سُلا کر چلے گئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے حضرت سیّدنا جبرائیل و حضرت سیّدنا میکائیل علیہما السلام سے فرمایا کہ دیکھو! علی (رضی اللہ عنہ) میرے پیارے محبوب حضرت سیّدنا محمد ﷺ پر جان فدا کر رہا ہے' جاؤ جا کر ساری رات اُس کی حفاظت کرو۔ چنانچہ بحکم خداوندی دونوں فرشتے آئے۔ حضرت سیّدنا جبرئیل علیہ السلام سر کی طرف اور حضرت سیّدنا میکائیل علیہ السلام پاؤں کی طرف کھڑے ہوگئے اور حضرت سیّدنا جبرئیل امین علیہ السلام نے بلند آواز سے اِظہارِ خوشنودی کرتے ہوئے فرما رہے تھے اے ابن ابی طالب! آج تمہارے جیسا کون ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرماتے ہوئے اِرشاد فرما رہا ہے اور لوگوں میں سے ایک وہ ہے جو اپنی جان اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضامندی کے لئے بیچتا ہے۔

رشتہ اور تعلق:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل بیت رضی اللہ عنہم سے اور اہل بیت رضی اللہ عنہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بے حد محبت کیا کرتے تھے۔ بالخصوص چاروں خلفائے راشدین اور اہل بیت رضی اللہ عنہم اِس قدر مضبوط و مستحکم' خاندانی و اِیمانی رشتوں میں بندھے ہوئے تھے کہ اِس تعلق کو کوئی بھی ایک دوسرے سے ختم نہیں کر سکا۔ خلیفہ اوّل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور خلیفہ دوم حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سیّد عرب وعجم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے سسر ہیں۔ کیونکہ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اُمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شفیع اُمّت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں آئی تھیں۔ خلیفہ سوم حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور خلیفہ چہارم حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے داماد ہیں۔ احمد مختار حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی دو صاحبزادیاں حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم اور حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے اُمیر المؤمنین حضرت سیّدہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں اور خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ اور حضور پاک ﷺ کی نواسی حضرت سیّدہ امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں سُبحَانَ اللہ! کیا عالی شان تقسیم ہے کہ دو

20ے تاریخ ابن ہشام' ابن کثیر۔

خلفاء شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے سسر اور دو خلفاء داماد ہیں۔

جب اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں آئیں تو اُن کے والد حضرت سیّدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سسر ہوئے۔ اِس طرح ابوالقاسم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (حضرت سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی اور حضرت سیّدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے بیٹے) کے بہنوئی ہوئے۔ حضرت سیّدہ زینب اور حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم اور حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی بہنیں تھیں لہٰذا حضرت سیّدنا اِمام حسن اور حضرت سیّدنا اِمام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خالہ ہوئیں اور اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ خالو جان ہوئے۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ حضرت سیّدنا اِمام حسن اور حضرت سیّدنا اِمام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نانا جان داعی برحق حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں آئیں تھیں تو یہ تینوں مقدس خواتین حضرت سیّدنا اِمام حسن اور حضرت سیّدنا اِمام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نانیاں ہوئیں۔ سُبحَانَ اللہ!

بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے:

اَب مزید غور کیجئے صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے کتنی گہری وابستگی عطا فرمائی ہے۔ حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی، خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی اور پیغمبر اِسلام ﷺ کی حقیقی نواسی ہیں۔ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ اُن کی خاندانِ نبوت سے رشتہ داری قائم ہو جائے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی اِس خواہش کا اِظہار اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے آپ رضی اللہ عنہ کی اِس درخواست کو قبول فرمالیا اور اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت زید بن عمر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کے شکم مبارک سے پیدا ہوئے۔ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عمر زیادہ تھی مگر اِس کے باوجود اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا نکاح اُن سے کر دیا۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جسے مؤرخین ومحدثین کی بڑی تعداد نے بیان کیا ہے۔ ذیل میں چند روایات نقل کی جا رہی ہیں:

حضرت سیّدنا ثعلبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی عورتوں میں چادریں تقسیم کیں تو ایک عمدہ چادر بچ گئی۔ اُن کے پاس بیٹھنے والوں میں سے کسی نے کہا اَمیر المؤمنین! یہ چادر (نبی آخر الزماں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (یعنی نواسی) کو دیجئے جو آپ کی زوجیت میں ہے، اُن کی مراد (حضرت سیّدہ) اُمّ کلثوم بنت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے تھی۔ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا اُمّ سلیط زیادہ حقدار ہے۔ (اُمّ سلیط) انصاری عورت تھیں جنہوں نے (معلم اِنسانیت حضور سیّدنا) رسول اللہ (ﷺ) کے دستِ اَقدس پر بیعت کی تھی۔ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اُمّ سلیط جنگ اُحد کے دن ہمارے لئے مشکیں لاد لاد کر لاتی تھیں۔ [21]

شیخ الاسلام حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اِس حدیث کی شرح میں رقمطراز ہیں: حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں اور اُن کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ اِس لئے

---

[21] بخاری کتاب المغازی، باب ذکر ام سلیط، حدیث 4071، وفی کتاب الجہاد والسیر، باب حمل النساء القرب الی الناس فی الغزو۔

لوگوں نے اُن کو بنت رسول اللہ کہا۔ حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی الحرمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہی پیدا ہوئی تھیں اور یہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔

اَمیر المؤمنین فی الحدیث اِمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اِس تصریح سے واضح ہوا کہ حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت سیّدنا زید بن عمر رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔

اہل تشیع کے مورّخ احمد بن یعقوب نے 17 ہجری میں خلافتِ فاروقی کے اَحوال میں لکھا ہے: اِسی سال اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف اُن کی بیٹی حضرت سیّدہ اُمِ کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے پیغامِ نکاح بھیجا۔ یاد رہے کہ یہ اُمِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا محبوب احکم الحاکمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی لختِ جگر تھیں۔ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا، اُمّ کلثوم اَبھی عمر میں بنسبت آپ کے چھوٹی ہیں۔ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (مَیں یہ رشتہ صرف اِس لئے طلب کر رہا ہوں کہ) مَیں نے (تاجدارِ ختم نبوت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روزِ قیامت تمام نسب اور سبب منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے تعلق، نسب اور سسرالی رشتہ کے۔ اَب میری یہ خواہش ہے کہ (تاجدارِ اَنبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعلق اور سسرالی رشتہ ہو۔ اِس پر اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اُن کے ساتھ دس ہزار دینار حق مہر کے عوض اپنی صاحبزادی کی شادی کر دی۔ 22

اہل سنت اور اہل تشیع کی کتب میں حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شادی بالصراحت ذکر ہوئی ہے۔ اہل سنت کے ہاں اِس شادی کے اِنعقاد پر کوئی اختلاف نہیں بلکہ اجماع ہے کہ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نکاح اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تھا۔ 23

ذرا سوچیے! اِبتدائے اِسلام ہی سے اِسلام دشمن قوتوں نے مسلمانوں کے ذہنوں کو خراب کرنے کے لئے صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے مابین اِختلاف اُبھارا تاکہ بعد میں آنے والے مسلمانوں کو اِنتشار کا شکار کر دیا جائے۔ اُن کی یہ کوشش ہوتی کہ جماعتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی کوئی اَیسی بات پکڑی جائے جسے اہل بیت رضی اللہ عنہم کے خلاف اُبھارا جا سکے اور اِس طرح اہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت ظاہر کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کی جا سکے۔ آج بھی یہود و نصاریٰ کے آلہ کار اِس ناپاک سازش میں مصروف ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کر کے اپنے بغض و حسد کی آگ کو ٹھنڈا کر رہے ہیں۔ حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت رضی اللہ عنہم میں کسی نوعیت کا کوئی ذاتی اِختلاف نہ تھا۔ وہ تو ایک دوسرے سے رشتے داریاں کرتے، گویا قدرت نے اُنہیں ایک لڑی میں پرو دیا تھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم ہمیں سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تمام اہل بیت رضی اللہ عنہم سے سچی اور حقیقی محبت نصیب فرمائیں۔ آمین!

22 تاریخ الیعقوبی 149: 2-150۔ 23 سنن نسائی کِتَابُ الْجَنَائِزِ اجْتِمَاعُ جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جلد 4 ص 71، مستدرک حاکم 3/142 حدیث 4684، سندہ حسن وقال الحاکم صحیح الاسناد سنن سعید بن منصور 1/146 حدیث 520، سندہ صحیح طبقات ابن سعد 8/463، تاریخ دمشق لابن عساکر 21/342، سندہ حسن التاریخ الاوسط للبخاری 1/672 ح 379 ص 674 جلد 2 ص 381-381، کتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم 3(3/568)، طبقات ابن سعد 4 (3/268)، کتاب الثقات لابن حبان 6 2/21۔

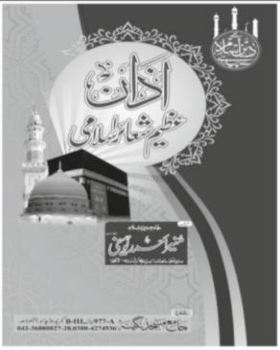

اَذان (عظیم شعائرِ اسلامی)

ہدیہ 100 روپے

تالیف: پیرطریقت رہبرِشریعت منیرِاسلام منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ

جن کے دِل دُنیا میں ذِکرِ الٰہی سے آباد نہیں ہوتے اُن کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم نے تقرب کے مختلف طریقے رکھے ہیں اور اُن طریقوں پر چلنے کے لئے اِن عظیم اَنبیاء کرام علیہم السّلام کو حکم اِرشاد فرمایا جو خود بھی اللہ عزّ وجلّ کے ذِکر سے لوگوں کو فیض یاب کرتے ہیں۔ اِن اَذکار میں سب سے بڑا ذِکر نماز ہے' نماز کے لئے لوگوں کو بلانا ایک مسئلہ تھا' جس کے لئے اَذان کا طریقہ رائج کیا گیا اور اِس کے فضائل اور مناقب اور اَذان اور مؤذن کا مقام اور اِس پر ملنے والی نعمتوں کا ذِکر کیا' تاکہ لوگ مؤذن بن کر مقرب لوگوں میں شمار ہوسکیں۔ پیرطریقت رہبرِشریعت خادمِ دینِ اِسلام منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) نے دِن رات کی ناقابلِ بیان محنت کے بعد قرآنِ مجید اور کتبِ اَحادیث مبارکہ سے اَذان کا مکمل مضمون تیار کیا ہے جو اِبتدائی کلاس کے طلباء سے لے کر سکالرز کے لئے عظیم خزانہ ہے۔ اِس عظیم کتاب کے مطالعہ سے صاحبِ اِیمان لوگوں کے دِلوں میں اَذان کی اَہمیت اُجاگر ہوگی' بالخصوص عظیم خواتین اِسلام اور مرد حضرات جو اَذان کو نظر اَنداز کرکے لاکھوں کروڑوں ثواب ضائع کررہے ہیں' وہ عظیم نقصان سے محفوظ رہ سکیں گے۔

پیرطریقت رہبرِشریعت منیرِاسلام منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ کی تصنیف کردہ دیگر عظیم آسان فہم خوبصورت کتابیں

نمبرشمار	نام کتب	ہدیہ	نمبرشمار	نام کتب	ہدیہ
1	حضرت سیّدنا امام حسینؓ، یزید اور حدیث قسطنطنیہ	120 روپے	8	کھانے پینے کے آداب	120 روپے
2	ہمسایوں کے حقوق۔	100 روپے	9	شفاء بوسیلہ قرآن مجید ومنزل	100 روپے
3	عید میلاد النبی ﷺ	100 روپے	10	مقدس دُعائیں	400 روپے
4	تاریخ ولادت باسعادت اور وصال شریف	40 روپے	11	آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں!	400 روپے
5	نمازِ مترجم	100 روپے	12	دعوت وتبلیغ	100 روپے
6	حقوق فوت شدگان	400 روپے	13	بسم اللہ شریف کی برکات	100 روپے
7	آئیں قرآنِ مجید وسُنّت مبارکہ کو اپنائیں	60 روپے	14	آئیں پڑھیں شرک کیا ہے؟	150 روپے

کتابیں ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ
A-977 بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور
0322-4632138,0300-4274936

الداعیان

نگینہ جیولری ورکشاپ
پروپرائیٹر: محمد خرم شہزاد یوسفی 042-37631431
دوکان نمبر 6 خورشید مارکیٹ گلی ہینگناں، سوہا بازار رنگ محل لاہور

ثانی کیبلز
پروپرائیٹر: محمد افضال یوسفی 0334-9898173
فیکٹری: ابراہیم روڈ نزد منشی ہسپتال، بندروڈ لاہور

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ
مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

عبدالواحد
اینڈ سنز
فریش ڈرائی فروٹ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ

شیخ عبدالعلیم یوسفی
0300-4418320
شیخ حبیب احمد یوسفی
0300-4265505
0301-4556610

دوکان نمبر A-3 نیو فروٹ مارکیٹ راوی لنک روڈ لاہور فون: 042-37706505

Seiko® S Seiko
ISO-9002

FILTERS
and
Break Linings

سیکو فلٹرز اب بڑی گاڑیوں ہینو، بیڈفورڈ، مزدا، ٹریکٹرز کے ساتھ ساتھ موٹرسائیکلوں کے لیے بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہے

ایجنسی ہولڈر

ریاض آٹو ٹریڈرز 44 بادامی باغ سنٹر بادامی باغ لاہور
فون نمبر: 042-37701929

Genuine Parts ہینو جینئین پارٹس
HINO

ہمیشہ ہینو جینئین پارٹس استعمال کریں

HINO

حاجی آٹوز
82-بادامی باغ لاہور
ٹیلیفون: 042-37701456,37728010
فیکس: 042-37701482

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اَہلِ بیت رضی اللہ عنہم سے حسنِ سلوک

ترتیب: زوجہ پیر طریقت رہبر شریعت فہد احمد یوسفی

حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں، امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَّفْسِهٖ وَتَکُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ عِتْرَتِهٖ وَذَاتِیْ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ ذَاتِهٖ وَیَکُوْنَ اَهْلِیْ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهٖ [1] ''یعنی کوئی بندہ اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اُسے اُس کی جان سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں اور میری اولاد اُسے اپنی اولاد سے زیادہ محوب نہ ہو جائے اور میری ذات اُس کی اپنی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے اور میرے گھر والے اُسے اپنے گھر والوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی شب و روز، نظر ایمان سے زیارت فرماتے تھے، آپ ﷺ کے پیچھے نمازیں ادا فرماتے تھے، اُن سے زیادہ اُس حدیث پاک کا مفہوم کون سمجھ سکتا ہے؟ امیرا لمؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اُس حدیث پاک پر بہت احسن انداز میں عمل فرمایا کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے کبھی بھی اپنی ذات، اپنی اولاد کو رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت پر ترجیح نہ دی۔

مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے محبت

میں وہاں نہ رہوں جہاں مولا علی نہ ہوں:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ حج کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے طواف کعبہ کرتے ہوئے حجر اسود کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: اِنِّیْ اَعْلَمُ اِنَّکَ حَجَرٌ لَّا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ ''میں جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے جو نہ تو نفع دے سکتا ہے اور نہ ہی نقصان اور اگر میں نے سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی کبھی تجھے نہ چومتا''۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اسے بوسہ دیا، یہ سن کر حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّهٗ یَضُرُّ وَیَنْفَعُ ''اے امیر المؤمنین! بے شک یہ پتھر نفع بھی دیتا ہے اور نقصان بھی''۔ فرمایا: وہ کیسے؟ فرمایا: اِنِّیْ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ یُؤْتٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِالْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَلَهٗ لِسَانٌ ذَلْقٌ یَّشْهَدُ لِمَنْ یَّسْتَلِمُهٗ بِالتَّوْحِیْدِ فَهُوَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَضُرُّ وَیَنْفَعُ ''بے شک اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے محبوبِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ کل بروز قیامت حجر اسود کو لایا جائے گا اس حال میں کہ اس کی ایک زبان ہوگی جس کے ذریعے وہ گواہی دے گا کہ فلاں شخص نے اُسے ایمان کی حالت میں بوسہ دیا ہے، اے امیر المؤمنین! یہی اُس کا نقصان اور نفع دینا ہے''۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَعِیْشَ فِیْ قَوْمٍ لَسْتَ فِیْهِمْ یَا اَبَا الْحَسَنِ. ''اے ابوالحسن (رضی اللہ تعالیٰ عنک)! میں اللہ تبارک تعالیٰ (عزوجل) سے اِس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں ایسی قوم میں رہوں جس میں آپ (رضی اللہ عنہ) نہ ہوں''۔ [2]

سب سے بڑے قاضی:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

[1] شعب الایمان، باب فی حب النبی، فصل فی برائته.. الخ، جلد 2 ص 189، حدیث 1505۔ [2] کنز العمال حدیث 12521، جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 33206، مستدرک حاکم حدیث 1682، شعب الایمان للبیہقی، باب فی المناسک فضیلۃ حجر الاسود ج 3، ص 451، حدیث 4040۔

روایت ہے' فرماتے ہیں' امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد مبارک فرمایا: عَلِیٌّ اَقْضَانَا وَاُبَیٌّ اَقْرَؤُنَا ''حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے بڑے قاضی اور حضرت سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں''۔3

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو تکلیف دینے والے کی سرزنش:

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلاف باتیں کرتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: وَیْحَکَ اَتَعْرِفُ عَلِیًّا هٰذَا اِبْنُ عَمِّهٖ ''تیرا بُرا ہو کیا تو جانتا ہے کہ حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اللہ تبارک تعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) کے پیارے حبیب ﷺ کے چچا کے بیٹے ہیں؟'' پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے روضہ انور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَاللّٰهِ مَا آذَيْتَ اِلَّا هٰذَا فِیْ قَبْرِهٖ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم! تو نے اِس مزارِ پُر اَنوار میں موجود نبی اکرم شفیع معظم ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ (کیونکہ تو نے حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو بُرا کہہ کر ان کو تکلیف دی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تکلیف دینا اللہ تبارک تعالیٰ (جل جلالہ) کے محبوب ﷺ کو تکلیف دینا ہے)۔4

میرے اور ہر مؤمن کے مولا:

حضرت سیّدنا عمرو بن شاش رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث روایت کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں' امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقابلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ امتیازی حسنِ سلوک فرمایا کرتے تھے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے اِس کی وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا: اِنَّهٗ مَوْلَایَ. یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے آقا و مولا ہیں۔5

حضرت سیّدنا ابو فاختہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: مَایَمْنَعُنِیْ وَاللّٰهِ اَنَّهٗ لَمَوْلَایَ وَمَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ ''مجھے مولا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس حسن سلوک سے کون سی چیز روک سکتی ہے' اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) کی قسم! بے شک یہ میرے مولا ہیں اور ہر مؤمن کے مولا ہیں''۔6

حسنین کریمین سے عقیدت ومحبت

اپنی اولاد پر ترجیح:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: جب خلافت فاروقی میں اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر مدائن فتح کیا اور مال غنیمت مدینہ منورہ میں آیا تو امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں چٹائیاں بچھوائیں اور سارا مال غنیمت اُن پر ڈھیر کروادیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مال لینے جمع ہوگئے۔ سب سے پہلے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یَااَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ ''اے امیر المؤمنین! اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) نے جو مسلمانوں کو مال عطا فرمایا ہے اُس میں سے میرا حصہ مجھے عطا فرمادیں''۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بِالرَّحْبِ وَالْكَرَامَةِ. ''آپ (رضی اللہ عنہ) کے لئے بڑی پذیرائی اور کرامت (عزت) ہے''۔ ساتھ ہی آپ رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار درہم انہیں دے دیئے۔ انہوں نے اپنا حصہ لیا اور چلے گئے۔ اُن کے بعد حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اپنا حصہ مانگا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بِالرَّحْبِ وَالْكَرَامَةِ. یعنی آپ کے لئے بڑی

3۔ مسندامام احمد' مسند الانصار جلد 8 ص 6' حدیث 21143' مصنف ابن ابی شیبہ جلد 8 ص 191' جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 30335' دلائل النبوۃ للبیہقی حدیث 3081' کنزالعمال حدیث 4801' مستدرک حاکم حدیث 5328' معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم حدیث 714۔ 4۔ فیض القدیر' حرف المیم جلد 6 ص 24 تحت الحدیث 8265۔ 5۔ فیض القدیر' حرف المیم' جلد 6 ص 282' تحت الحدیث 9000' تاریخ ابن عساکر جلد 42' ص 235۔ 6۔ تاریخ ابن عساکر جلد 42 ص 235۔

پذیرائی اور کرامت (عزت) ہے۔ ساتھ ہی آپ رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار درہم انہیں بھی دے دیئے۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اٹھے اور اپنا حصہ مانگا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **بِالرَّحْبِ وَالْکَرَامَۃِ** یعنی آپ (رضی اللہ عنہ) کے لئے بھی بڑی پذیرائی اور کرامت (عزت) ہے۔ اور ساتھ ہی انہیں پانچ سو درہم عطا فرمائے۔

انہوں نے عرض کیا: ''اے امیر المؤمنین! میں نے اس وقت بھی نبی اکرم شفیع معظم حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تلوار اٹھا کر جہاد کیا ہے جب حضرت سیّدنا حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کم عمر بچے تھے۔ اس کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک ایک ہزار درہم اور مجھے پانچ سو درہم عطا کئے؟'' ۔آپ رضی اللہ عنہ نے عشق و محبت سے سرشار ہو کر ارشاد فرمایا: **اِذْھَبْ فَاْتِنِیْ بِاَبٍ کَاَبِیْھِمَا وَاُمٍّ کَاُمِّھِمَا وَجَدٍّ کَجَدِّھِمَا وَجَدَّۃٍ کَجَدَّتِھِمَا وَعَمٍّ کَعَمِّھِمَا وَخَالٍ کَخَالِھِمَا فَاِنَّکَ لَاتَاْتِیْنِیْ بِہٖ** جی ہاں بالکل! (اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں بھی ان کے برابر حصہ دوں تو) جاؤ پہلے تم حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے باپ جیسا باپ لاؤ، ان کی والدہ جیسی والدہ، ان کے نانا جیسا نانا، ان کی نانی جیسی نانی، ان کے چچا جیسا چچا، ان کے ماموں جیسا ماموں اور ان کی خالاؤں جیسی خالائیں لاؤ اور تم کبھی بھی نہیں لاسکتے۔ کیونکہ: **اَبُوْھُمَا فَعَلِیُّ الْمُرْتَضٰی** ان کے والد علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ **اُمُّھُمَا فَفَاطِمَۃُ الزَّھْرَا** ان کی والدہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ **جَدُّھُمَا مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰی** ان کے نانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ **جَدَّتُھُمَا خَدِیْجَۃُ الْکُبْرٰی** ان کی نانی حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ **عَمُّھُمَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ** ان کے چچا حضرت سیّدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ **خَالُھُمَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ** صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ماموں حضرت سیّدنا ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہ ہیں۔ **خَالَتَاھُمَا رُقَیَّۃُ اُمِّ کُلْثُوْم اِبْنَتَا رَسُوْلِ اللّٰہِ** صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی خالائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں حضرت سیّدہ رقیہ اور حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔7

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

(امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ)

حسنین کریمین کو شایانِ شان لباس کا تحفہ:

حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی حضرت سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس یمن سے کچھ عمدہ کپڑے آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہ کپڑے مہاجرین و انصار میں تقسیم کر دیئے۔ لوگ اُن کپڑوں کو پہن کر بہت فرحت محسوس کر رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ منبر رسول اور قبر انور کے درمیان تشریف فرما تھے، لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے اور دعائیں دیتے۔ اچانک آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے شہزادیٔ کونین کے شانۂ اقدس سے حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہر تشریف لائے کیونکہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گھر مسجد نبوی کے صحن ہی میں تھا۔ دونوں شہزادوں کے جسموں پر اُن عمدہ کپڑوں میں سے کوئی کپڑا نہیں تھا۔ جیسے ہی آپ رضی اللہ عنہ نے شہزادوں کو دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ کے تیور تبدیل ہو گئے، ماتھے پر شکن پڑ گئے، آپ رضی اللہ عنہ نے جلال میں آکر ارشاد فرمایا: **وَاللّٰہِ مَاھَنَاَنِیْ مَاکَسَوْتُکُمْ** یعنی اللہ تبارک تعالیٰ کی قسم! میں نے جو تم لوگوں کو قیمتی کپڑے پہنائے ہیں انہیں دیکھ کر مجھے ذرہ بھر بھی

7. ریاض النضرۃ جلد 1 ص 340۔

خوشی نہیں ہوئی۔ سب لوگ یہ سن کر حیران و پریشان ہوگئے اور عرض کرنے لگے: حضور ایسی کیا بات ہوگئی جو آپ رضی اللہ عنہ یہ ارشاد فرمارہے ہیں؟ حالانکہ یہ تمام کپڑے آپ رضی اللہ عنہ نے خود ہی عطا فرمائے ہیں۔

ارشاد فرمایا: **مِنْ اَجْلِ الْغُلَامَیْنِ یَتَخَطَّیَانِ النَّاسِ لَیْسَ عَلَیْهِمَا مِنْهُمَا شَیْءٌ** ''یہ بات میں ان دونوں شہزادوں کی وجہ سے کہہ رہا ہوں' جو لوگوں کے درمیان اس حالت میں چل رہے ہیں کہ ان دونوں نے ان قیمتی کپڑوں میں سے کوئی کپڑا پہنا ہوا نہیں ہے''۔ روای کہتے ہیں: **ثُمَّ کَتَبَ اِلٰی صَاحِبِ الْیَمَنِ اَنْ اَبْعَثَ اِلَیَّ بِحُلَّتَیْنِ لِحَسَنٍ وَّحُسَیْنٍ وَّعَجِّلْ** ''آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً حاکم یمن کو خط لکھا کہ جلد از جلد حضرت سیّدنا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے دو بہترین اور قیمتی حلے تیار کرواکے بھیجو''۔ حاکم یمن نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور دو حلے تیار کرواکے بھیج دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حسنین کریمین کو وہ جوڑے پہنائے اور مسرور ہوکر ارشاد فرمایا: **لَقَدْ کُنْتُ اَرَاهَا عَلَیْهِمْ فَمَا یَهْنِیْنِیْ حَتّٰی رَاَیْتُ عَلَیْهِمَا مِثْلَهَا** ''اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) کی قسم! جب تک ان دونوں شہزادوں نے نئے کپڑے نہیں پہنے تھے مجھے دوسروں کے پہننے کی کوئی خوشی نہ تھی''۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کپڑے پہنا کر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: **اَلْآنَ طَابَتْ نَفْسِیْ** اب میں خوش ہوگیا ہوں۔8

حسنین کریمین کا وظیفہ:

جب حضرت سیّدنا عمر فارق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے وظائف مقرر فرمائے تو حضراتِ حسنین کریمین کے لئے رسول پاک ﷺ کی قرابت داری کی وجہ سے اُن کے والد گرامی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے برابر حصہ مقرر کیا' دونوں کے لئے پانچ پانچ ہزار درہم وظیفہ رکھا۔9

اپنی اولاد سے زیادہ سادات کرام سے محبت:

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے بچپن کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ منبر پر خطبہ ارشاد فرمارہے تھے' میں آیا اور منبر پر چڑھ گیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: **اِنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِ اَبِیْ اَذْهَبُ مِنْبَرَ اَبِیْکَ** ''آپ رضی اللہ عنہ میرے والد گرامی رضی اللہ عنہ کے منبر سے اتر جائیں' اپنے والد گرامی کے منبر پر جاکر بیٹھیں''۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **اِنَّ اَبِیْ لَمْ یَکُنْ لَهٗ مِنْبَرٌ.** ''میرے والد کا تو کوئی منبر ہی نہیں''۔ یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنی گود میں بٹھالیا' میرے ہاتھ میں کنکر تھے جن سے میں کھیلتا رہا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو مجھے اپنے گھر لے گئے اور فرمایا: **مَنْ عَلَّمَکَ** ؟ اے حسین (رضی اللہ عنہ) بیٹا! آپ کو یہ بات کس نے سکھائی؟ میں نے کہا: کسی نے نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **اَیْ بُنَیَّ لَوْ جَعَلْتَ تَاْتِیْنَا** اے میرے بیٹے! میری تمنا ہے کہ آپ ہمارے پاس آیا کریں۔ چنانچہ میں ایک دن آپ رضی اللہ عنہ کے گھر گیا مگر آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ علیحدگی میں مصروفِ گفتگو تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دروازے پر کھڑے انتظار کررہے تھے۔ کچھ دیر انتظار کے بعد وہ واپس لوٹنے لگے تو اُن کے ساتھ ہی میں بھی واپس لوٹ آیا۔ بعد میں امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اِرشاد فرمایا: **لَمْ اَرَکَ** حسین بیٹا! آپ ہمارے پاس دوبارہ آئے ہی نہیں؟ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں تو آیا تھا مگر آپ رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مصروفِ گفتگو تھے۔ آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر

8 تاریخ ابن عساکر' جلد 14 ص 177' ریاض النضرۃ جلد 1 ص 341۔ 9 سیر اعلام النبلاء جلد 3 ص 259۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے (میں نے سوچا جب بیٹے کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے مجھے کیسے ہوسکتی ہے) لہٰذا میں اُن کے ساتھ ہی واپس چلا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **اَنتَ اَحَقُّ بِالْاِذْنِ مِنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ اِنَّمَا اَنْبَتَ فِیْ رُؤُوْسِنَا اللّٰہُ ثُمَّ اَنْتُمْ** اے میرے بیٹے حسین! میری اولاد سے زیادہ آپ اس بات کے حق دار ہیں کہ آپ اندر آجائیں اور ہمارے سروں پر جو بال ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے بعد کس نے اگائے ہیں تم سادات کرام نے ہی تو اگائے ہیں۔ (یعنی سادات کرام کی برکت سے) 10۔

الصواعق المحرقۃ صفحہ نمبر 179 پر ایسا ہی واقعہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ حسن سلوک کے حوالے سے بھی لکھا ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت حضرت علامہ مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ میں یہ احادیث مبارکہ نقل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: ''شہزادوں سے امیر المؤمنین کے اس فرمانے کا مطلب بھی وہی ہے جو لفظ اول میں تھا کہ یہ بال تمہارے مہربان باپ ہی نے اگائے ہیں ﷺ جس طرح اراکین سلطنت اپنے آقازادوں سے کہتے ہیں کہ جو نعمت ہے تمہاری ہی دی ہوئی ہے یعنی تمہارے ہی گھر سے ملی ہے''۔ 11۔

حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کا ادب:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن شہاب علیہ الرحمہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **اِنَّ اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ زَمَنَ وِلَایَتِھِمَا کَانَ لَا یَلْقَاہُ وَاحِدٌ مِّنْھُمَا رَاکِبًا اِلَّا نَزَلَ وَقَادَ دَابَّتَہٗ وَمَشٰی مَعَہٗ حَتّٰی یَبْلُغَ مَنْزِلَہٗ اَوْ مَجْلِسَہٗ فَیُفَارِقُہٗ** ''امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دونوں اپنے اپنے دورِ خلافت میں حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ سے سوار ہوکر نہیں ملا کرتے تھے' بلکہ اپنی سواری سے اُتر کر اِن کی سواری کی لگام پکڑ لیتے اور اُن کے ساتھ ساتھ چلتے یہاں تک کہ جب وہ اپنے گھر یا اپنی مجلس میں پہنچ جاتے تو یہ دونوں الگ ہوجاتے''۔ 12۔

حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کو قبول اِسلام کی درخواست:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کو قبول اِسلام کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: **اَسْلِمْ فَوَاللّٰہِ اِنْ تُسْلِمْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یُّسْلِمَ الْخَطَّابُ وَمَا ذَاکَ اِلَّا لِاَنَّہٗ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ** ﷺ۔ ''آپ اِسلام قبول کر لیجئے کیونکہ آپ کا اسلام قبول کرنا مجھے اپنے والد گرامی خطاب کے اسلام قبول کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے اور اُس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اُن کے نزدیک بھی آپ کا اِسلام قبول کرنا بہت پسندیدہ ہے''۔ 13۔

حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کا پرنالہ:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والدِ گرامی حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے مکان کا ایک پرنالہ تھا جو اُس راستے میں پڑتا تھا جہاں سے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ گزرتے تھے۔ ایک بار آپ رضی اللہ عنہ جمعہ کے دِن اُجلے کپڑے پہنے مسجد جا رہے تھے اور حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں دو چوزے ذبح کئے گئے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اُس پرنالے کے بالکل نیچے پہنچے تو خون سے ملا ہوا پانی آپ رضی اللہ عنہ پر آ گرا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اُسی وقت پرنالہ اکھاڑنے کا حکم دے دیا' آپ رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل ہوئی اور پرنالہ اکھاڑ دیا گیا

10۔ تاریخ ابن عساکر جلد 14 ص 175۔ 11۔ فتاویٰ رضویہ جلد 30 ص 467۔ 12۔ الصواعق المحرقۃ ص 178۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد 2 ص 360 پر بھی اسی کی مثل روایت موجود ہے۔ 13۔ مسند بزار' مسند ابن عباس جلد 11 ص 182 حدیث 4924۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس آئے، کپڑے تبدیل کئے اور نمازِ جمعہ پڑھائی۔

حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور عرض کیا: وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَلْمَوْضَعُ الَّذِیْ وَضَعَهُ النَّبِیُّ ﷺ۔ ''اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) کی قسم! یہ پرنالہ اس جگہ خود رحمۃ للعالمین حضرت سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے لگایا تھا''۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اَنَا اَعْزِمُ عَلَیْکَ لَمَا صَعِدْتَّ عَلٰی ظَهْرِیْ حَتّٰی تَضَعَهُ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ وَضَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ ''میں آپ کو خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلیں، آپ میری پیٹھ پر کھڑے ہوں اور جہاں رسول اللہ ﷺ نے پرنالہ لگایا تھا وہیں دوبارہ لگائیں''۔ حضرت سیّدنا عباس ص نے حکم کی تعمیل کی اور پرنالہ دوبارہ وہیں لگا دیا۔14

حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے بارش کی دُعا:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب قحط پڑتا تو امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت سیّدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے یہ دعا مانگتے: اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا۔ ''یا اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ)! بے شک ہم پہلے تیری بارگاہ میں اپنے حضور نبی کریم صاحب لولاک حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ پیش کیا کرتے تھے تو تُو ہم پر بارش ناز فرماتا تھا اور اب ہم رسول اکرم ﷺ کے چچا کے وسیلے سے دعا مانگتے ہیں ہمیں بارش عطا فرما''۔ راوی کہتے ہیں کہ جب آپ رضی اللہ عنہ یہ دُعا فرماتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) بارش نازل فرما دیتا۔15

اُمّہات المؤمنین رضی اللہ عنہنّ سے حسنِ سلوک:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین اور جناب حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد تمام اُمت میں افضل ہونے کے باوجود امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ کی بے حد تعظیم واکرام کیا کرتے تھے، نیز ان کی مالی خدمت بھی کیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتنا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کچھ مال بطور ہدیہ بھیجا تو انہوں نے اُسی وقت وہ سارا مال رشتہ داروں اور یتیموں میں تقسیم کر دیا۔16

اُمیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابن ابی نجیح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: اِنَّ الَّذِیْ یُحَافِظُ عَلٰی اَزْوَاجِیْ بَعْدِیْ فَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ۔ ''جو شخص میرے بعد میری ازواج کی حفاظت کرے گا، وہ سچا اور نیکوکار ہوگا''۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں لوگوں سے فرمایا: مَنْ یَّحُجُّ مَعَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ؟۔ ''امہات المؤمنین کے ساتھ کون حج کی سعادت حاصل کرے گا؟''۔ (یعنی انہیں بحفاظت حج پر لے جائے اور واپس بھی لائے) حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اَنَا یعنی حضور اس سعادت کے لئے میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ امیر المؤمنین کے حکم پر انہوں نے امہات المؤمنین کی خیر خواہی کی سعادت حاصل کی اور انہیں حج کروایا۔ اور حج کے لئے ایسا محفوظ راستہ اختیار کیا جس میں گہری گھاٹیاں تھیں اور وہاں سے عام لوگوں کی آمدورفت نہ تھی، نیز آپ رضی اللہ عنہ نے پردے کی غرض سے اونٹوں کے کجاووں پر سبز چادریں بھی ڈلوائیں۔17

ریاض النضرۃ میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت

14 مسند امام احمد حدیث العباس۔۔الخ جلد 1 ص 449 حدیث 1790۔ 15 بخاری کتاب الاستسقاء باب سوال الناس ... الخ جلد 1 ص 346 حدیث 1010۔ 16 طبقات کبریٰ، زینب بنت جحش جلد 8 ص 87۔ 17 تاریخ ابن عساکر جلد 35 ص 286، ریاض النضرۃ جلد 1 ص 342۔

سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور ارشاد فرمایا: ''تم دونوں میں سے ایک شخص آگے چلے اور دوسرا پیچھے دونوں ایک ساتھ چلنے کی کوشش نہ کریں''۔ اور طواف کے متعلق یہ حکم جاری فرمایا: ''مردوں سے حرم کو خالی کردیا جائے اور صرف خواتین ہی ازواج مطہرات کے ساتھ طواف کریں''۔

اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گستاخی کرنے والے کو سزا:

حضرت سیّدنا ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک شخص نے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتنا اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قرض واپس لینا تھا۔ اس نے آکر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ جھگڑا کیا اور نامناسب رویہ اختیار کیا نیز مال کی وصولی کے لئے بار بار آپ کو تنگ کرنا شروع کردیا۔ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو معلوم ہو تو آپ رضی اللہ عنہ نے اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گستاخی کے سبب اسے تیس کوڑے لگوائے 18 اور خود اُن کا قرض بھی واپس کیا۔

اُمہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ کی خبر گیری:

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عادت مبارکہ تھی کہ اپنے گھر سے نکل کر جب بھی اُمّہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ کے گھروں کے قریب سے گزرتے ہوئے تو آتے جاتے انہیں سلام کرتے، ایک بار واپسی پر آپ نے دیکھا کہ ایک شخص اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے کے باہر بیٹھا ہوا ہے۔ آپ نے اُس سے پوچھا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ اس نے عرض کیا: اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرا کچھ قرض دینا ہے، وہی لینے کے لئے یہاں بیٹھا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ اِجازت لے کر گھر کے اَندر تشریف لے گئے اور حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: کیا آپ کی ضروریات کے لئے سالانہ چھ ہزار درہم کافی نہیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، لیکن مجھ پر چند اور حقوق بھی ہیں، میں نے نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر کسی پر کچھ قرض ہو اور وہ اُس کی ادائیگی کی کوشش میں لگا رہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) اُس کے ساتھ ایک محافظ فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے۔ لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) کی طرف سے وہ محافظ فرشتہ ہمیشہ میرے ساتھ رہے۔ 19

بنی ہاشم سے حسنِ سلوک:

حضرت سیّدنا امام زہری علیہ الرحمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس جب بھی عراق سے مال جزیہ یا خمس آتا آپ بنی ہاشم کے کسی غیر شادی شدہ شخص کی شادی کردیتے اور جس کے پاس خادم نہ ہوتا اسے خادم عطا فرما دیتے''۔ 20

ہفتہ وار تعلیمی وتربیتی اجتماع

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور نبی کریم رءُوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت سے ہر ہفتہ کو بعد از نماز مغرب

جامع مسجد نگینہ A-977، بلاک بی III، گجر پورہ سکیم لاہور میں دینی بھائیوں کو دعوت وتبلیغ کا طریقہ کار سکھانے کیلئے تربیتی وتعلیمی اجتماع ہوتا ہے آپ تمام محبانِ اسلام اور عشاقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرکت کی دعوت ہے۔

بفیضانِ نظر پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا **منیر احمد یوسفی** رحمہ اللہ تعالیٰ

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

042-36880027-28,0300-4274936

17 تاریخ ابن عساکر جلد 35 ص 286، ریاض النضرۃ جلد 1 ص 342۔ 18 مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الحدود باب فی التعزیر کم ھو وکم یبلغ بہ جلد 6 ص 567۔ 19 المعجم الاوسط من اسمہ علی جلد 3 ص 25 حدیث 3759۔ 20 ریاض النضرۃ جلد 1 ص 340، کتاب الاموال لابی عبید کتاب الخمس واحکامہ باب سہم ذی القربی۔۔ الخ ص 345 حدیث 855۔

نوحہ اور ماتم

ازقلم: کنیز فاطمہ یوسف (ہیڈ معلّمہ یوسفیہ دارِ جمیلہ فتح گڑھ)

خوشی اور غم دونوں اِنسان کی زندگی کا حصہ ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ اِنسان اِن لمحات کو کس اَنداز میں گزارتا ہے۔ دین اسلام نے ہمیں خوشی اور غمی دونوں لمحات کو گزارنے کا طریقہ وسلیقہ بتایا ہے، تاکہ ہماری روحانی، جسمانی اور ذہنی کیفیات متوازن رہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) نے اِرشاد مبارک فرمایا: وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِیۡبَةٌ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ ۝ 1 ''اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سنا اُن صبر والوں کو۔ کہ جب اُن پر کوئی مصیبت آئے تو کہیں ہم اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا''۔

ایک اور مقام پر اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) نے ارشاد مبارک فرمایا: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ۝ 2 ''اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) صابروں کے ساتھ ہے''۔

سبحان اللہ! کتنا خوبصورت اعزاز ہے کہ جو بندہ مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) سے مدد چاہتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) اسے کبھی تنہا نہیں چھوڑتا۔

محبوب رب العالمین حضرت سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ قرآن مجید کی عملی تفسیر ہے، جب ہم غم کے لمحات کے حوالے سے امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ آپ ﷺ نے کمال صبر کا مظاہرہ فرمایا اور اُمت کو بھی اِس کی تعلیم دی اور نوحہ اور ماتم سے منع فرمایا ہے۔ حضرت سیّدنا انس ؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ہم خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوسیف لوہار کے ہاں گئے جو (نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم (ؓ) کا رضاعی والد تھا، رسول اللہ ﷺ نے (حضرت) ابراہیم (ؓ) کو لیا انہیں چوما اور سونگھا، کچھ عرصہ بعد ہم پھر وہاں گئے جب کہ (حضرت) ابراہیم (ؓ) نزاع کے عالم میں تھے تو رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی چشمانِ مقدس سے آنسو بہنے لگے، حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے خدمت عالیہ میں عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ بھی (آنسو بہا رہے ہیں) تو فرمایا: اے ابن عوف یہ تو رحمت ہے پھر دوبارہ آنسو بہائے فرمایا آنکھیں بہتی ہیں، دل غمگین ہے مگر ہم وہ ہی کریں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو اے ابراہیم تمہاری جدائی سے ہم غمگین ہیں۔ 3

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت سیّدنا سعد بن عبادہ ؓ کچھ بیمار ہوئے تو شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ (حضرت) عبدالرحمٰن بن عوف، (حضرت) سعد بن ابی وقاص اور (حضرت) ابن مسعود ؓ کے ساتھ اُن کے پاس تشریف لے گئے جب وہاں پہنچے تو انہیں غشی میں پایا پوچھا کیا وفات پا گئے، لوگوں نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! تب رسول اللہ ﷺ روئے جب لوگوں نے نبی کریم ﷺ کا رونا دیکھا تو وہ بھی رونے لگے حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: کیا تم سنتے نہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) آنکھ کے آنسوؤں دل کے غم

1 البقرۃ: 156-155۔ 2 البقرۃ: 153۔ 3 مشکوٰۃ حدیث 1722، صحیح بخاری حدیث 1303، شعب الایمان حدیث 9683، شرح السنۃ حدیث 1528۔

سے عذاب نہیں دیتا اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس سے یہ عذاب دیتا ہے یا رحم کرتا ہے اور میت کو گھر والوں کے رونے پر عذاب ہوتا ہے 4 جب رونے کا میت نے حکم دیا ہو۔

نوحہ اور ماتم کی ممانعت:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد عظیم فرمایا: **لَیۡسَ مِنَّا مَنۡ ضَرَبَ الۡخُدُوۡدَ وَ شَقَّ الۡجُیُوۡبَ وَدَعَا بِدَعۡوَی الۡجَاهِلِيَّةِ .** 5 ''وہ ہم میں سے نہیں جو منہ پیٹے، گریبان پھاڑے اور جہالت کی باتیں بکے''۔

حضرت سیّدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بے ہوش ہوئے تو اُن کی بیوی ام عبداللہ چیخ کر روتی آئیں پھر انہیں (یعنی حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو) آرام ہوا تو فرمایا کیا تم جانتی نہیں آپ انہیں حدیث سنایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: میں اُس سے بیزار ہوں جو سر منڈائے، چیخیں مارے، کپڑے پھاڑے۔ 6

حضرت سیّدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا: **اَرۡبَعٌ فِیۡ اُمَّتِیۡ مِنۡ اَمۡرِ الۡجَاهِلِیَّةِ لَا یَتۡرُکُوۡنَهُنَّ .** ''میری اُمت میں جہالت کی چار باتیں ہیں جنہیں وہ نہ چھوڑیں گے: **اَلۡفَخۡرُ فِی الۡاَحۡسَابِ وَالطَّعۡنُ فِی الۡاَنۡسَابِ وَالۡاِسۡتِسۡقَآءُ بِالنُّجُوۡمِ وَالنِّیَاحَةُ.** قومی فخر، نسب میں طعنے اور تاروں سے بارش مانگنی اور نوحہ **وَقَالَ : اَلنَّآئِحَةُ اِذَالَمۡ تَتُبۡ قَبۡلَ مَوۡتِهَا تُقَامُ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ وَعَلَیۡهَا سِرۡبَالٌ مِّنۡ قَطِرَانٍ وَدِرۡعٌ مِّنۡ جَرَبٍ.** فرمایا: اگر نوحہ والی موت سے پہلے توبہ نہ کرلے تو قیامت میں اِس طرح کھڑی ہوگی کہ اُس پر تارکول کا لباس اور خارش زدہ کی قمیص ہوگی''۔ 7

حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **لَعَنَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ** صلی اللہ علیہ وسلم **اَلنَّآئِحَةَ وَالۡمُسۡتَمِعَةَ** 8 ''(خاتم النّبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور سننے والی پر لعنت فرمائی''۔

سننے والی سے وہ عورت مراد ہے جو نوحہ سے راضی ہو کر کان لگا کر سنے جیسے غیبت کرنا اور خوشی سے سننا دونوں گناہ ہیں، ایسے ہی نوحہ کرنا اور سننا سب گناہ۔

احتیاط کیجئے، آج کل سوشل میڈیا کا دور ہے، شارٹ کلپس و یڈیو کی صورت میں بنائے جاتے ہیں، اِسی طرح نوحہ کے بھی کلپ اس طرح سے بنائے جاتے ہیں کہ ویڈیو کلپ میں اہل بیت اطہار میں سے کسی کے مزار شریف کی ویڈیو چل رہی ہوتی ہے اور بیک گراؤنڈ میں آڈیو نوحہ کی لگی ہوتی ہے، اب سٹیٹس لگانے کے شوقین حضرات و خواتین بس یہ دیکھتے ہیں کہ حضرت سیّدنا علی یا حضرت سیّدنا امام حسین یا دیگر اہل بیت اَطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزار شریف کی فوٹو ہے اور آڈیو میں اُن کے نام لئے جارہے ہیں بس اتنا دیکھ کر اسے شیئر کر دیا جاتا ہے جبکہ وہ آڈیو کبھی کبھار نوحہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ خود سننے اور آگے شیئر کرنے میں احتیاط کیجئے۔

حضرت سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: **مَنۡ نِیۡحَ عَلَیۡهِ فَاِنَّهٗ یُعَذَّبُ بِمَا نِیۡحَ عَلَیۡهِ**

---

4 بخاری حدیث 1242، مشکوٰۃ حدیث 1724۔ 5 بخاری حدیث 1297، مشکوٰۃ حدیث 1725، السنن الکبریٰ حدیث 1989، السنن الصغریٰ للبیہقی حدیث 1167، صحیح ابن حبان حدیث 3149، مسند احمد حدیث 3658۔ 6 مسلم حدیث 433، مشکوٰۃ حدیث 1726۔ 7 مسلم حدیث 2203، الجامع الصغیر للسیوطی حدیث 913، مشکوٰۃ حدیث 1727۔ 8 ابوداؤد حدیث 3130، مشکوٰۃ حدیث 1732، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 7364، معجم الکبیر للطبرانی جلد 10 ص 115، مجمع الزوائد جلد 7 ص 30۔

يَوْمَ الْقِيَامَة. 9 ''جس پر نوحہ کیا جائے اسے قیامت کے دن نوحہ کی وجہ سے عذاب ہوگا''۔

حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ابوسلمہ فوت ہوئے تو میں بولی کہ مسافر تھے اور جو اجنبی زمین میں فوت ہوئے تو اُن پر ایسا روؤں گی کہ اُس کا چرچا ہو جائے میں اُن پر رونے کی تیاری کر رہی تھی کہ ایک عورت میری امداد کے ارادے سے آئی اُس کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے: اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَآءِ فَلَمْ اَبْكِ. 10 ''کیا تم چاہتی ہو کہ شیطان کو اُس گھر میں داخل کر دو جہاں سے اللہ تبارک تعالیٰ (جَلَّ جَلَالُہٗ) نے اسے دو مرتبہ نکالا میں رونے سے باز رہی پھر نہ روئی''۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ عظیم فرمایا: نوحہ کرنے والی عورتوں کی جہنم میں دو صفیں بنائی جائیں گی، ایک صف جہنم دائیں طرف اور ایک صف جہنم بائیں طرف، تو وہ عورتیں دوزخیوں پر کتوں کی طرح بھونکیں گی۔11

نوحہ کرنے والے مرد بھی اس وعید میں ہی داخل ہیں:

حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ایسی کوئی میت نہیں جو مر جائے تو ان کے رونے والا اُٹھ کر کہے ہائے میرے پہاڑ، ہائے میرے سردار وغیرہ مگر اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دو فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اسے جھنجھوڑتے ہیں کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا''۔ (یہ تب ہے جب وصیت کی ہو)۔12

حضرت سیّدنا نعمان ابن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہ) پر غشی چھا گئی تو ان کی بہن عمرہ رونے لگیں کہ ہائے میرے پہاڑ میرے ایسے ہائے میرے ویسے اُن کی خوبیاں گِن گِن کر جب انہیں افاقہ ہوا تو فرمایا: مَاقُلْتِ شَيْئًا اِلَّا قِيْلَ لِيْ: اَنْتَ كَذٰلِكَ؟ تم نے جو کچھ کہا مگر مجھ سے کہا گیا کیا تم ایسے ہی ہو۔ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ ایک روایت میں زیادہ کیا تو جب وہ فوت ہوئے تو ان کی بہن ان پر نہ روئیں۔13

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت سیّدہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ فوت ہوئیں عورتیں روئیں تو (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر رضی اللہ عنہ انہیں کوڑے سے مارنے لگے انہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ہٹا دیا فرمایا: اے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنک)! چھوڑو بھی، پھر فرمایا: شیطانی آواز سے پرہیز کرنا پھر فرمایا: جو کچھ آنکھ اور دل سے ہو تو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف سے ہے اور رحمت ہے اور جو ہاتھ اور زبان سے ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔14

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گمان کیا کہ میت پر رونا ہی حرام ہے اس وقت تک آپ کو نوحہ اور رونے میں فرق معلوم نہ تھا اس لئے آپ نے یہ سختی فرمائی، آپ نے اہلِ قرابت کو رونے سے منع کیا اور اجنبی عورتوں کو ڈانٹ ڈپٹ کی۔ امام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس فرمان شریف میں فرق کر کے دکھا دیا کہ نوحہ منع ہے اور رونا جائز، یہاں جائز کام

9 مسلم حدیث 2200، مشکوٰۃ حدیث 1740، جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 24073، مسند احمد حدیث 18263۔ 10 السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 7360، مسلم حدیث 2173، مشکوٰۃ 1744، مسند حمیدی حدیث 291۔ 11 الترغیب والترہیب حدیث 5182۔ 12 سنن ترمذی حدیث 1003، جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 20787، کنز العمال حدیث 42431، مشکوٰۃ حدیث 1746۔ 13 صحیح بخاری حدیث 4267، مشکوٰۃ حدیث 1745۔ 14 السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 7411، مشکوٰۃ المصابیح حدیث 1748، مسند ابوداؤد الطیالسی حدیث 351۔

ہو رہا ہے' آپ منع نہ کیجئے کیونکہ غم تازہ ہے اور دل کا زخم ہرا ہے بعد میں خود بخود صبر آ جائے گا۔

حضرت سیّدنا حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: '' ایسا کوئی مسلمان مرد عورت نہیں جسے کوئی مصیبت پہنچی ہوئی اگرچہ پرانی ہو چکی ہو اسے یاد آ جائے تو **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ** اگر پڑھ لے تو اللہ تبارک تعالیٰ (جل جلالہ) اُسے اِس وقت نیا ثواب دیتا ہے ویسا ہی ثواب جو مصیبت پہنچنے کے دن دیا تھا''۔ 15؎

مسئلہ:۔ یہاں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ میت پر سوگ تین دن تک جائز ہے اور اسی طرح شریعت مطہرہ کی طرف سے تعزیت کا وقت تین دن مقرر ہے اس کے بعد مکروہ تنزیہی ہے' کیونکہ تعزیت کا مقصد فوت شدہ کے لواحقین کو تسلی دینا' ان کے غم کو ہلکا کرنا اور صبر کی تلقین ہوتا ہے' جبکہ تین دن کے بعد تعزیت کرنے سے غم تازہ ہوتا ہے' جو کہ مقصود کے خلاف ہے' جیسا کہ ہمارے ہاں رواج ہے کہ چاہے پہلے تعزیت کر لی گئی ہو مگر عید پر صاحبِ میت کے گھر جا کر ایک سوگوار ماحول بنا کر ان کے غم کو تازہ کر دیا جاتا ہے۔ عید والے دن ضرور ملنے جائیں لیکن جان بوجھ کر غم تازہ نہیں کرنا چاہئے۔ البتہ تعزیت کرنے والا اگر فوتگی کے دنوں میں وہاں موجود نہ یا موجود نہ ہو تو ہو مگر اسے اطلاع نہ پہنچی ہو' یا جس سے تعزیت کرنی ہے وہ موجود نہیں' تو ان صورتوں میں تین دن بعد بھی اجازت ہوگی۔

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی وصیت:

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت سے پہلے وصیت فرمائی تھی کہ میری شہادت کے بعد ماتم نہ کیا جائے۔ 16؎

شیعہ عالم ملا باقر مجلسی لکھتے ہیں: کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے میدان کربلا میں جانے سے پہلے اپنی بہن زینب کو وصیت فرمائی' اے میری معزز بہن! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ جب میں اہل جفاء کی تلوار سے عالم بقاء میں رحلت کر جاؤں تو گریبان چاک نہ کرنا' چہرے پر خراشیں نہ ڈالنا اور واویلا نہ کرنا۔ 17؎

نوحہ اور ماتم کے حوالے سے اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی تعلیمات بھی واضح ہیں۔ اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کی تعلیمات بھی ہمارے سامنے روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں اور ماتم کی ابتداء کرنے والے بھی سب کے سامنے واضح ہیں' اب نوحہ و ماتم کرنے والوں کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ وہ کس کے طریقہ کار پر عمل پیرا ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سب کو دین اسلام کا صحیح فہم عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سیّد المرسلین)

حضرت سیّدنا اِمام حسین رضی اللہ عنہ
یزید
اور حدیث قسطنطنیہ

تالیف پیر طریقت رہبر شریعت حضرت
علامہ مولانا منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ

ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ | ہدیہ 100 روپے
A-977 بلاک B-III' گجر پورہ' چائنہ سکیم لاہور
0300-4274936

15؎ المعجم الاوسط حدیث 2768' جامع الاحادیث حدیث 20694' مجمع الزوائد حدیث 3946' مشکوۃ حدیث 1759' مسند احمد حدیث 1734۔ 16؎ البدایہ والنہایہ جلد 8 ص 185۔ 17؎ جلاء العیون جلد 2 ص 553' فارسی مطبوعہ کتاب فروشے اسلامیہ ایران۔

ایک نورانی سفر مبارک اور تین عظیم معجزات

حضرت سیّدنا یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، میں نے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین معجزات دیکھے، ہم سفر کر رہے تھے کہ ہم ایک اُونٹ کے پاس سے گزرے اُس پر پانی لایا جاتا تھا، جب اُس اُونٹ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ بلبلا اُٹھا اور اپنی گردن (زمین پر) رکھ دی، خاتم الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا اِس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِسے مجھے فروخت کر دو۔ اُس نے عرض کیا، نہیں، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ویسے ہی ہبہ کر دیتے ہیں، لیکن عرض یہ ہے کہ یہ جس گھرانے کا ہے اُن کی معیشت کا اِنحصار صرف اِسی پر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سن لے! جب تو نے اِس کی یہ صورت بیان کی ہے تو اِس نے کثرتِ عمل اور قلتِ خوراک کی شکایت کی تھی، تم اِس کے ساتھ اَچھا سلوک کرو۔ پھر ہم نے سفر شروع کیا حتیٰ کہ ہم نے ایک جگہ قیام کیا تو ختم الرسل حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھانپ لیا، اور پھر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا، جب ختم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ درخت ہے جس نے اپنے رب سے اِجازت طلب کی کہ وہ سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرے، لہٰذا اُسے اِجازت دی گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر ہم نے سفر شروع کیا تو ہم پانی کے قریب سے گزرے وہاں ایک عورت اپنے مجنون بیٹے کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئی۔ نبی الحرمین حضور سیّدنا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اُس کی ناک سے پکڑ کر فرمایا نکل جا، کیونکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ (عزوجل) کا رسول ہوں صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر ہم نے سفر شروع کر دیا، جب ہم واپس آئے اور اُسی پانی کے مقام سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت سے اُس بچے کے متعلق دریافت فرمایا تو اُس نے عرض کیا، اُس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کی طرف سے کوئی ناگوار چیز نہیں دیکھی۔ [1]

([1] مشکوٰۃ حدیث نمبر 5922، مجمع الزوائد جلد 3 ص 95، شرح السنۃ حدیث نمبر 3718، مسند احمد جلد 4 ص 173، مستدرک حاکم جلد 2 حدیث نمبر 618-617 جلد 4 حدیث نمبر 170، دلائل النبوۃ جلد 6 ص 23، ابن حبان حدیث نمبر 844، المعجم الکبیر للطبرانی جلد 6 ص 117۔)

میاں لائٹ ہاؤس کے درآمد شدہ خالص دانہ سے اپنے تیار کردہ اعلیٰ کوالٹی کے مرچ خول لائٹ مرچ اینڈ ڈیکوریشن لڑی معیار میں سب سے اوّل

میاں لائٹ ہاؤس
دکان نمبر 3.B حافظ الیکٹرک مارکیٹ، شمع بلڈنگ
شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 042-37636243

مینوفیکچررز
میاں محمد یوسف یوسفی

I LOVE DEEN-A-ISLAM

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا

مُنیر احمد یُوسفی (ایم۔اے) علیہ الرحمہ

الیکٹرونک میڈیا پر

تصنیفات اور سیدھا راستہ میگزین کے لئے

http://www.seedharastah.com

پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ ایک ساتھ ساتھ

naginatv

Facebook

www.fb.com/nagina.tv

سوالات وجوابات کے لئے

info@seedharastah.com

+92-300-4274936,0321-8868693

Video بیانات کے لئے

YouTube naginatv   naginatv   www.nagina.tv

Live Programme کا شیڈول

(۱) ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار ماہانہ تعلیمی وتربیتی اجتماع کو صبح 11:00 تا بعد از نماز ظہر۔

(۲) ہفتہ وار تعلیمی وتربیتی اجتماع کو ہر ہفتے بعد از نماز عشاء۔ (۳) روزانہ بعد از نماز فجر تفسیر قرآنِ مجید۔

(۴) علاوہ ازیں گاہے بگاہے دیگر نمازوں اور مواقع پر بھی۔ nagina.tv   www nagina.tv

WhatsApp No:

مختلف عنوانات کی ویڈیو وآڈیو بیانات حاصل کرنے کیلئے ہمارے نمبر +92344-4501541

پر السلام علیکم لکھ کر whatsapp پر sms فرمائیں۔ آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز اور موبائل کارڈ MP3 اور MP4

مختلف عنوانات کی ویڈیو وآڈیو بیانات اور محفلوں کی سی ڈیز، میموری کارڈ و یو ایس بی ہمارے ہیڈ آفس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

نوٹ تمام قارئینِ کرام سے گذارش ہے کہ اِس کاوش میں مزید بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔

ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور۔

دُعاؤں کے طالب صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی 0313-3333777 محمد عثمان علی یوسفی 0314-4287986